



مشاهد الاحتضار موت كامنظر

تأليف

خالد بن عبد الرحمن الشاعر
سلطان بن فهد الراشد

اردو ترجمہ
ظہیر احمد عبد الواحد

اردو

٣٧

ادارة الاوقاف والمساجد والدعوة والارشاد في محافظة الدرعية
شعبة الدعوة وتنمية الحاليات

ص: ب ٢٢ - ٧ - الدرعية ١١٥٦٧ - تلفون ٩٤٣٧٥٣٥ - EAT1157 - فاكس ٩٤٣٧٦٨٢٠

شعبة الحاليات - تلفون ٩٩٤١٨٥٩

موت کا منتظر

تألیف

خالد بن عبد الرحمن الشاعر

سلطان بن فهد الراشد

اردو ترجمہ

ظییر احمد عبدالاحد

2

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالدرية ١٤٢٠ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الشاعر ، خالد عبدالرحمن

ساعة الاحتضار / خالد عبد الرحمن الشابع ، سلطان فهد الراشد ؛ ترجمة ظهير أحمد عبد الأحمد. - الرياض.

س ۱۲۰ ص ۱۷۳x۱۷۴

ر.مك : ٤١٨٣-٧-٨

(النص باللغة الأردنية)

٤- الموت أ- الراشد ، سلطان فهد (م . مشارك)

بـ- عبد الواحد ، ظهير أحمد (مترجم) جـ- العنوان

4-1880

۴۴۳

رقم الإيداع : ٢٠/١٨٩٠

ردمک : ۹۱۸۳-۷-۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض مترجم

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين ، نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ..

اما بعد :

افوس ! آج لوگ آخرت سے اس قدر بے نیاز ہو چکے ہیں کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف ملاش معاش بن چکا ہے ، چند افراد ہی نہیں بلکہ اکثر لوگ بگڑ چکے ہیں ہر شخص فانی زندگی کی آسائش کی ملاش میں سرگردان و پریشاں ہے ، اگر کوئی نوکری پیشہ شخص ہے تو وہ ہمیشہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ کب ممینہ ختم ہو اور تنخواہ ملے ، اسی طرح سے تاجر حلال و حرام کی تمیز کے بغیر خزانہ قارون پانے کی کوشش میں مصروف ہے یہاں تک کہ طالبان علم کا بھی مقصد صرف دُگریوں کا حصول ہے تاکہ اس کے طفیل اعلیٰ مناصب پر متنکن ہو سکیں ۔

آج یہ وقت بھی آپکا ہے کہ کسی کو اپنے دینی فرائض کے

اہتمام، اپنے نفس کے ترکتے اور اپنے اخلاق و کردار کو درست کرنے میں دلچسپی رہی نہ فکر، جب کہ رسولِ رحمت کا فرمان ہے: "بعثت لا تم مکارم الاخلاق۔" "میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں"

افسوس ! آج ہم صرف اپنے پیٹ کے پچاری اور نفسانی خواہشات کے غلام بن چکے ہیں اور ہم اشرف المخلوقات کی مثال ان جانوروں کی سی ہو گئی ہے جو عقل و شعور سے بے بہرہ اور عاری ہیں، شاید ہم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم موت کے چنگل سے نجع جائیں گے مگر ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم کتنے ہی لوگوں کی نعشیں اپنے کندھوں پر اٹھا چکے ہیں پھر آخرت سے ایسی بے توجیہی کیوں ؟ ﴿
اللَّهُ تَعَالَى كا ارشاد ہے : ﴿ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لِهِيَ الْحَيَاةُ ۚ

لَوْكَأَثُوَأَعْلَمُونَ ﴾ ﴾ (العنکبوت : ٤٣)

آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے کاش ! یہ جانتے ہوتے -

اے مسلمان ! اب تو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جا اور موت کو یاد کر کے اپنے دل کو اللہ کی یاد سے آباد کر لے کیونکہ یہی زاد آخرت ہے ، صرف وہ ایمان ، نیک اعمال اور تقویٰ و پرہیزگاری ہی

ہمارے کام آسکیں گے جو ہم نے اخروی زندگی کے لئے بھیج رکھے
ہیں -

زیر مطالعہ کتاب خالد بن عبد الرحمن الشاعر اور سلطان بن فہد
الراشد کی تالیف " مشاحد الاحضر " کا اردو ترجمہ ہے ، یہ
کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع کے اعتبار سے انتہائی
اہمیت کی حامل ہے جس میں صحابہ کرام ، سلف صالحین ،
حکمرانوں ، نافرانوں اور گنگاروں کی جان کنی کے حالات و واقعات کو
قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل اور واضح طور پر قلمبند کیا گیا ہے -
اس کتاب کے ترجمہ سے متعلق چند امور کا ذکر کر دینا ضروری
سمجھتا ہوں -

- ترجمہ کے لئے میں نے دار بلنسیہ ریاض کا شائع کردہ ۱۴۱۲ھ
کا نسخہ سامنے رکھا ہے -

- قرآنی آیات کے ترجمہ کے لئے میں نے " مجمع الملك فہد "

کے شائع کردہ قرآن مجید اردو ترجمہ کو سامنے رکھا ہے -

- بعض حاشیہ اور اشعار جن کا مفہوم اور مطلب اصل ترجمہ
میں آگیا ہے اسے چھوڑ دیا ہے -

- بعض طویل عنادین کو مختصرًا ذکر کیا ہے -

فارمیں سے گزارش ہے کہ اگر کتاب میں کوئی کمی یا نقص ملاحظہ فرمائیں تو ہمیں مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے -

آخر میں ان تمام برادران کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے ترجمہ اور نشر و اشتاعت میں تعاون فرمایا خاص کمر ابوالکرم عبد الجلیل صاحب، جنہوں نے ترجمہ کی نظر ثانی کی اور صحیح فرمائی، نیز شر صادق اور عارف حسین صاحبان کا بھی شکریہ، جنہوں نے ترجمہ اور پروف ریڈنگ میں ہماری معاونت کی -

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مولیفین اور ہماری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشنے نیز ہمارے اور ہمارے والدین کے لئے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے، آمین -

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین -

ظہیر احمد عبد الاحمد

۱۴۳۰ / ۱ / ۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے ، جو زندہ ہے کبھی نہیں مرنے گا ، صرف اسی کو ہمیشگی اور بقا ہے جو عزت و عظمت میں یکتا ہے ، جس نے اپنے بندوں کو فنا پذیر بنایا ، نیک بخنوں اور بد بخنوں میں تمیز کی ، ہم اس کی حمد بیان کرتے اسی سے مدد چاہتے اسی سے معافی طلب کرتے ، اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں ، اور اپنے نفوس کی خباشوں اور اعمال کی برائیوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور مخلوق میں سب سے بہتر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو جن کا ارشاد ہے :

”اکثروا ذکر هاڈم اللذات الموت“ (۱) -

لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کو زیادہ یاد کرو -

(۱) مسند امام احمد (۲۹۳ / ۲) سنن ترمذی (۲۳۰۷) ، سنن نسائی (۵ / ۲) سنن ابن ماجہ صحیح ابن حبان (۲۵۵۹) مسند رک حاکم (۲۲۱ / ۲) ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہے جسے وہ پورا کرے گی یہاں تک کہ جب وہ مقررہ وقت آپسختا ہے تو اللہ کے فرشتے ان کی رو حیں قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرہ برابر کوتا ہی نہیں کرتے ۔

جو موت کے بارے میں غور و فکر کرے اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ نہایت اہم معاملہ اور ایک ایسا پیالہ ہے جو ہر مقیم و مسافر پر پیش کیا جائے گا اور بندے کو دنیا سے نکال کر جنت یا جہنم میں لے جایا جائے گا ۔

موت کا مطلب اگر صرف جسم کی بو سیدگی اور معدومیت نیز خوشنگوار زندگی کی فراموشی ہو تو بھی اللہ کی قسم یہ موت ناز و نعم میں پلنے اور زندگی کی داد عیش دینے والوں کے لئے نیز ارباب دانش کے لئے باعث عبرت ہوتی جب کہ بات اس پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ موت کے بعد ہولناکیوں اور کربناک مناظر کا سامنا کرنا ہے اور حساب و کتاب اور جزا و سزا کے مراحل سے گزرنا ہے ۔

انسان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے ہمہ وقت تیار رہے کیونکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ ملک الموت اس

کی روح قبض کرنے کے لئے کب آپنے، ارشادِ ربانی ہے :

﴿ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ﴾ (لقمان : ۳۲)

کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو قرآن مجید میں تین مقامات پر

واضح طور سے بیان فرمایا ہے :

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآيْقَةُ الْمَوْتِ ﴾

(آل عمران : ۱۸۵ ، النساء : ۷۸ ، العنكبوت : ۵۷)

ہر جان موت کامزہ چکھنے والی ہے۔

بعض سلف سے ثابت ہے کہ "اس آیت کریمہ میں تمام انسانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ اس روئے زمین پر کسی کو بقا و دوام نہیں" (۱) -

پس کتنا سعادت مند ہے وہ شخص جس نے اس گھٹری کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا اور اس کے لئے عمل کیا۔

(۱) یہ قول امام اسماعیل بن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، ملاحظہ فرمائیں قسر ابن کثیر (۳۳۲/۱)۔

جو امر تمہارے جسم کے اعضاء و جوارح کو کمزور کر دے گا اور
اسے توڑ موز کر رکھ دے گا یقیناً وہ امر انتہائی عظیم ہے اور وہ
قیامت کا دن ہے ۔

(اللہ تجھ پر رحم فرمائے) ایسی آفت و مصیت کے بارے میں
تمہارا کیا خیال ہے جو تمہاری چمک دک ، خوبصورتی اور خوشناہی کو
ختم کر دے گی اور تمہاری شکل و صورت کو تبدیل کر دے گی پھر
تمہارے ناز و نعم اور کر و فر میں پلے ہوئے جسم کو ایسی حالت کی
طرف لوٹا دے گی کہ تمہارے محبوب ترین افراد ، سب سے زیادہ
مہربان اور کرم فرما لوگ تمیں ایک تیگ و تاریک گڑھے میں ڈال
دیں گے جہاں کیڑے مکوڑے تمہارے جسم کو چاٹ ڈالیں گے ۔
موت اولین و آخرین سب کو آئے گی یہ اللہ کی ہمیشہ سے سنت
رہی ہے ۔

ملک الموت ابھی کسی کے پاس گیا ہے عقریب ہی تمہارے
پاس آنے والا ہے اسی لئے سلف صالحین کا موت سے خوف اور
گھبراہٹ شدید ہو جاتی تھی اور اسی لئے پیارے حبیب جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق موت کو زیادہ یاد کرتے اور

موت کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے ، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کو زیادہ یاد کرو -

حضرت جبریل - علیہ السلام - نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا :

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہو زندگی بسر کرو یقیناً آپ کو موت آئے گی اور جس سے چاہو محبت کرو کیونکہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور جو عمل چاہیں کریں اس لئے کہ آپ کو اس کا بدلہ ملنا ہے -

حضرت ابو درداء - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا :

جس نے موت کو زیادہ یاد کیا اس کی خوشی اور حسد کم ہو گیا -
حسن بصری کے بعض شاگردوں - رحمہم اللہ - کا بیان ہے :

کہ ہم لوگ جب حسن بصری - رحمہم اللہ - کے پاس آتے تو
ہم آپ کو جہنم ، قیامت ، آخرت اور موت کا ذکر کرتے ہوئے
پاتے -

تمی - رحمۃ اللہ علیہ - کہتے ہیں :

دو چیزوں نے ہم سے دنیا کی لذتوں کو چھین لیا ، موت کی یاد
اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا احساس -

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
اگر میرا دل ایک لمحہ کے لئے بھی موت کے ذکر سے غافل
ہو جائے تو وہ خراب ہو جائے گا -

جس وقت انسانوں کو موت کی قربت ، کوچ کرنے کے وقت
اور الوداعی گھٹری کے آپنے کا احساس ہوتا ہے نیز جب آنکھیں
چندھیا جاتی ہیں ، پنڈلیاں باہم لپٹ جاتی ہیں ، اس کے اعضا
جواب دے چکے ہوتے ہیں اور وہ دنیا کی فانی زندگی اور آخرت کی
دائیٰ زندگی کے درمیان ہوتا ہے اس وقت حالت نزع میں پڑتے
ہوئے انسان کی زبان سے کچھ کلمات یا صیتیں لکھتی ہیں یا پھر
اپنے ہاتھ ، آنکھ اور سر وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے ، ان اقوال
و افعال میں نصیحت و عبرت ہوتی ہے اور عموماً یہی چیز اس کے خاتمه
بالخیر یا خاتمہ بالشر ہونے پر دلالت کرتی ہے ، ہم اللہ سے کامیابی فوز و
فلاح کی دعا کرتے ہیں -

یہ کتاب دلوں کو زم کرنے اور لوگوں کو نصیحت کرنے کی

غرض سے لکھی گئی ہے تاکہ خود لکھنے والے ، اس کے پڑھنے اور سننے والے کے لئے عبرت و نصیحت ہو اور صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنے پر معاون ، نیز جان کنی کی گھٹری جس سے ہر فرد بشر کو گزنا ہے اس کی یاد تازہ کراتی ہے^(۱) ۔

اسی کے ساتھ یہ کتاب دعوت و توجیہ ، اللہ کے دین پر ثابت قدم رہنے کے لئے ، لوگوں کو نصیحت کرنے اور اس کی منع کرده چیزوں سے باز رکھنے کے لئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے لکھی گئی ہے جس کی جانب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت اشارہ کر رہی ہے : ” قرآن کی جو پہلی سورت نازل

(۱) اپنی ناقص معلومات کی حد تک میں نہیں جانتا کہ اس موضوع پر ابن الدنیا کی کتاب ”المحقرن“ (غیر مطبوع) ابن الجوزی کی کتاب ”الثبات عند المات“ (مطبوع) اور ابن زبیر الرجی کی کتاب ”وصایا عند الموت“ (مطبوع) کے علاوہ کسی اور نے کوئی مستقل کتاب تالیف کی ہو۔

واضح رہے کہ ہم نے بعض اہل علم کی کتب میں مذکور موت کے بہت سے مخالف کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہ قرآن و حدیث سے متعارض اور مخالف تھے ۔

ہوئی وہ مفصلات میں سے ہے جس میں جنت و جہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہونے لگے تو حلال و حرام کی آیتیں نازل ہوئیں ، اور اگر پہلے شراب کی حرمت پر آیتیں نازل ہوتیں تو کہتے کہ ہم لوگ کبھی شراب نہیں چھوڑ سکتے ، اور اگر زنا کے متعلق نازل ہوتیں تو کہتے کہ ہم کبھی زنا سے باز نہیں آسکتے جس وقت مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ:

﴿بِلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَنَ وَأَمْرٌ﴾ (القرآن: ٣٦)

” بلکہ قیامت کی گھٹری ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کروی ہے ” نازل ہوئی اس وقت میں کھیلنے والی بچی تھی ، اور جب سورہ بقرہ و نساء کا نزول ہوا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں تھی ... (۱) -
یہی دعوت کا صحیح طریقہ اور حکیمانہ اسلوب ہے -

(۱) صحیح بخاری (۲۹۹۳) -

آخر میں ہم اطلاقاً عرض کرتے ہیں کہ ہمارا مقصد جان کنی
کے تمام مناظر کا استقصاء و احاطہ نہیں ہے بلکہ قرآن مجید اور سنت نبوی
سے چند نمونے نیز گذشتہ قوموں یعنی سلف صالحین یا نافرمانوں کے
بعض احوال کا ذکر کرنا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری جان کنی کے
وقت کو اچھا و بہتر بنائے اس وقت ہمیں اللہ کی رضا مندی اور ابدی
نعمتوں والی جنت کی خوشخبری سنائی جائے اور اس بشارت میں ہمارے
والدین ، اولاد و ذریت اور سارے مسلمان بھی شریک ہوں ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں
مرتے دم تک ایمان و تقویٰ پر ثابت قدم رکھے ، ہم اللہ تعالیٰ کی
علیٰ صفات اور اسماء حسنی کے ذریعہ تقرب حاصل کرتے ہیں کہ وہ
ہمارا خاتمه بالخیر کرے ، ہمیں ، ہمارے والدین ، ہماری اولاد اور
دوست و احباب کو انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین کے ساتھ اکٹھا
کرے جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا ہے اور یہ بہترین رفیق ہیں ، اور
درود و سلام نازل ہو خیر الخالق ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،

آپ کے آل واصحاب اور تا قیامت ان کی سچی انتیاب کرنے والوں
پر -

خالد بن عبد الرحمن بن محمد الشافعی

سلطان بن فہد بن سلیمان الراشد

۱۴۳۱ھ / ۱۰ / ۱۵

الریاض ۱۱۵۷ص . ب : ۵۲۲۲

قرآن کریم میں جاں کنی کے مناظر

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بہت سی جگہوں پر
جاں کنی کے بعض مناظر کی کیفیت بیان کی ہے خواہ وہ عام ہوں یا
خاص ، ان میں سے بعض کا ذکر نچے آبہا ہے ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی جاں کنی

ارشاد ربائی ہے :

﴿ أَمْ كُنْتُمْ شَهِدًا إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذَا قَالَ لِبَنِيهِ مَا
تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي فَأَلْوَأْنَعْبُدُ إِلَّاهَكُمْ وَإِلَّهَنَا إِنَّا إِلَيْكُمْ إِنْ زَاهَمْتُمْ وَ
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهَهَا وَنِحْدَادَ وَنَحْنُ لَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴾

(البقرة : ۱۳۳)

کیا حضرت یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) کے معبود کی، جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے تابع فرمان رہیں گے۔

حال نزع میں انسان پر پیش آنیوالی بعض کیفیتیں

ارشاد ربیٰ ہے :

﴿كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ الْتَّرَافِ ﴿٢٦﴾ وَقَيْلَ مِنْ رَاقِ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالنَّفَتِ
السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَى رَيْكَ يَوْمِيْذَ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾﴾ (القيامة : ۲۶ - ۳۰)
نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نزع کی حالت اور اس کی گھبراہٹ سے خبردار کر رہا
 ہے (اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو قول ثابت پر ثابت قدی عطا فرمائے)
 کہ جب روح جسم سے جدا ہو کر پہنسلی تک پہنچتی ہے اور طبیب کو
 علاج کے لئے بلایا جاتا ہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : " وَقَيلَ
 مِنْ رَاقٍ " اور کہا جاتا ہے کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے ؟
 پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : (والتفت الساق بالساق) اور پنڈلی سے
 پنڈلی لپٹ جائے گی ، یعنی اس پر سختی پر سختی ہو گی سوائے اس
 شخص کے جس پر اللہ رحم فرمائے ، پھر اس کی پنڈلیاں زندگی کے
 بعد پٹنے کے ساتھ ساتھ مر جائیں گی اس کے بعد کفن میں لپیٹ
 دی جائیں گی پھر لوگ جسم کی تجویز و تتمیف میں لگ جائیں گے اور
 فرشتہ روح کی تیاری میں (۱) -

نیز ارشاد رباني ہے :

﴿ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ ﴾۸۲﴿ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ نُّظُرُونَ ﴾۸۳﴿ وَنَحْنُ

(۱) دیکھئے : قصیر ابن کثیر ، جلد ۲ ، صفحہ ۲۵۱ -

أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَا كُنْ لَّا تُصْرِفُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ

﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٦﴾ (الواقة : ٨٣ - ٨٤)

پس جب کہ روح زخرے تک پہنچ جائے اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے ہو، ہم اس شخص سے بہبست تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے پس اگر تم کسی کے زیر فرمائ نہیں اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو لوٹاؤ۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے :

کہ جب روح زخرے تک پہنچ جاتی ہے اور وہ جان لکھنے کا وقت ہوتا ہے اور تم اس وقت مرنے والے انسان کی طرف جو موت کی سختی سے دوچار ہوگا دیکھ رہے ہوتے ہو ، تو ہم اپنے فرشتوں کے ساتھ اس شخص سے بہبست تمہارے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے ہو ، پھر تم کیوں نہیں اس روح کو جو پہلوی تک پہنچ چکی ہے جسم میں اس کی پہلی جگہ پر لوٹا دیتے اگر تم با اختیار ہو ؟ (۱) -

(۱) دیکھئے تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۹۹ ، ۱۰۰ -

جال کنی کے وقت کافروں کی تکلیف

ارشادِ ربانی ہے :

﴿..... وَلَوْ تَرَى إِذَا الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ
وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمْ إِلَيْهِمُ الْيَوْمَ
تُبَزُّزُونَ عَذَابَ الْهُنُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ
وَكُنْتُمْ عَنِ الْآيَاتِ هَامِنِينَ سَتَكْرِبُونَ﴾ (الانعام : ٩٣)

اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی
سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں
اپنی جائیں نکالو ، آج تم کو ڈلت کی سزا دی جائے گی اس سبب
سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ کی
آیات سے تکبر کرتے تھے ۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿..... وَلَوْ تَرَى إِذَا يَتَوَفَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضَرِّبُونَ

وُجُوهَهُمْ وَأَدَبَرَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذَلِكَ بِمَا
قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَمٍ لِلْعَبْدِ ﴿٥١﴾

(انفال : ۵۰ ، ۵۱)

کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے
ہیں ان کے منہ اور سرینوں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم
جلنے کا عذاب چکھو ، یہ بسبب ان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں
نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا
نہیں ۔

اس آیت کا معنی یہ ہے (۱) کہ اگر تم اس کیفیت کو دیکھتے
جو کافروں پر موت کے وقت طاری ہوتی ہے تو تم ایک عظیم ،
خوفناک اور بھیانک منظر دیکھتے نیز تم انہیں موت کی سختیوں ،
حکایف اور پریشانیوں میں پاتے ، کیونکہ جب کافر کی جان نکلنے کے
قریب ہوتی ہے تو فرشتے اسے عذاب ، سخت قید ، ہلاکت ، بیڑیاں ،

(۱) دیکھئے قسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۵۷ ، ۳۱۹ ۔

جہنم، حیم (گرم پانی) اور اللہ کے غیظ و غضب کی خبر دیتے ہیں تو اس کی روح اس کے جسم میں بھاگتی ہے اور لکنے سے انکار کرتی ہے تب فرشتے ان کے چھروں اور سرینوں پر مار مارتے ہیں (۱) اور ڈانٹ کر کہتے ہیں کہ یہ ضرب و عذاب ان کے اپنے کرتوں اور دنیا کے برے اعمال کا نتیجہ ہیں ، اللہ تعالیٰ حاکم اور عادل و منصف ہے جو ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک ہے اور بے نیاز لائق حمد ہے ،

چنانچہ حدیث قدسی میں ہے ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اے میرے بندو ! میں نے اپنے نفس پر ظلم حرام کیا ہے اور اسے تمارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو ، اے میرے بندو ! یہ تمارے ہی اعمال ہیں جو میں نے شمار کر کے رکھے ہوئے ہیں پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدله دوں

(۱) سورہ انفال کی آیتوں کے سیاق و سبق کا تعلق اگرچہ جنگ بدر سے ہے لیکن یہ کافر کے لئے عام ہے اسی لئے اسے اللہ نے اہل بدر کے ساتھ خاص نہیں کیا (ابن کثیر جلد ۲

ص ۳۱۹) -

گا، پس جو اچھا بدلہ پائے وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو اس کے
بر عکس پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (۱) -

نزع کے وقت مومن کو جنت کی بشارت اور اللہ سے
ملنے کی خوشی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا رَبِّنَا اللَّهَ ثُمَّ أَسْتَقْدَمُوا تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَا انْخَافُوا وَلَا نَحْرَجُنَّا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۚ ۲۰ ۚ نَحْنُ أَولِيَاءُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا شَتَّهِيَ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا
مَا تَبَدَّعُونَ ۚ ۲۱ ۚ تُرَلَّا مِنْ عَفْوٍ رَّحِيمٌ ۚ ۲۲ ۚ ﴾

(فصلت : ۳۰ - ۳۲)

(۱) یہ حدیث قدی کا ایک نکڑا ہے جسے امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح میں (حدیث نمبر ۲۵۷۷ کے تحت) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی خوشخبری سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو ، تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے جس چیز کا تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے (جنت میں موجود) ہے ، غفور رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے ۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے پرہیزگار مومنوں کو بشارةت دی ہے کہ فرشتے ان کے پاس موت کے وقت اور ان کی قبروں میں نیز قبروں سے دوبارہ الٹھنے کے وقت آتے ہیں (۱) ، پس انہیں فرشتے اللہ کی جانب سے اطمینان دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آخرت میں پیش آنے والے حالات کا اندیشہ اور دنیا میں مال واولاد جو اپنے پیچھے چھوڑ

(۱) لوگوں کا اختلاف ہے کہ فرشتے کا نزول مذکورہ تین گلبوں میں کماں ہوتا ہے ، چنانچہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس قول کو نقل کر کے " کہ تینوں جگہ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے " کہتے ہیں کہ یہی قول سب سے جامع اور مناسب ہے اور بھی بر محل ہے ۔

آئے ہو ان کا غم بے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان تمام امور کے لئے کافی
 ہے ، برائیوں کے ختم ہونے اور خیر کے حصول کی انہیں بشارت
 دیتے ہیں اور اس طرح سے اللہ ان کے خوف کو دور کر کے ان کی
 آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے پھر قیامت کے دن جس بڑی مشکل
 سے لوگ ڈریں گے وہی مومنوں کے لئے آنکھ کی ٹھنڈک ہوگی
 جیسا کہ فرشتے مومنوں سے ان کی جان کنی کے وقت کہتے ہیں : ہم
 دنیوی زندگی میں تمہارے رفیق تھے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
 تمیں ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رکھتے تھے اور اسی طرح ہم
 آخرت میں تمہارے ساتھ ہوں گے ، قبر اور صور پھوٹنے کی
 وحشت سے تمیں بچائیں گے ، قیامت کے دن اور دوبارہ قبر سے
 اٹھتے وقت تمیں خوف سے مامون رکھیں گے ، پل صراط پر چلا کر
 نعمت والی جنت میں پہنچائیں گے ۔

نیز فرمایا کہ اللہ کے فرشتے مومن بندوں کو ایسی جنت کی
 خوشخبری دیتے ہیں جو ان کا مسکن ہے جس میں انہیں وہ تمام چیزیں
 ممیا ہو گئی جن کی وہ خواہش کریں گے اور جن سے ان کی آنکھوں کو
 ٹھنڈک ملے گی اور جب بھی وہ طلب کریں گے ان کے سامنے آ

موجود ہوں گی، یہ سارے کے سارے انعامات، ضیافتیں اور بخششیں اس پروردگار کی طرف سے ہیں جو گناہوں کو معاف کرنے والا اور شفیق و رحیم ہے، کیونکہ اس نے معاف کیا، پرده پوشی کی اور لطف و کرم سے نوازا ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے تمام فضل اور نعمتوں کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ عزوجل سے ملاقات کے وقت مونوں کی فرحت و خوشی پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت دلالت کرتی ہے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کہ جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے" حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے بنی کیا اس سے مراد موت کی ناپسندیدگی ہے؟ اسے تو ہم سب ناپسند کرتے ہیں؟ فرمایا: کہ ایسا نہیں ہے بلکہ جب مومن کو اللہ کی رحمت، رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے پھر اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور

ناراً مُكَلِّمٍ کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے
پھر اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (۱) -
اللہ کے دشمن فرعون کی جاں کنی

جاں کنی کے مناظر میں سے یہ بھی ہے جسے اللہ رب العزت
نے اپنی کتاب کریم کی سورہ یونس میں ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا :
 ﴿ وَجَنُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَئِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَعْثَيَا
وَعَدَهُ أَحَقَّ إِذَا آذَرَ كَهْ لِلْفَرْقَ قَالَ إِنَّمَاتِي أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا إِلَّا الَّذِي
إِنَّمَاتِي بِهِ بَنُوا إِسْرَئِيلَ وَإِنَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۚ ۱۰ ۖ إِلَئَنَ وَقَدْ عَصَيْتَ
قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۚ ۱۱ ۖ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيَكَ بِيَدِنِكَ لِتَكُونَ
لِمَنْ خَلَفَكَ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنِ اِيمَانِنَا الْغَافِلُونَ ۚ ۷﴾
 (یونس : ۹۰ - ۹۲)

(۱) صحیح بخاری (۲۵۰۷) صحیح مسلم (۳۹۸۸) مذکورہ الفاظ مسلم کے میں -

" اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کرنا دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے ارادہ سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں ، اس کے سوا کوئی معبد نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (جواب دیا گیا) اب ایمان لاتا ہے ؟ اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا آج ہم تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لئے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرعون اور اس کے لشکر کے غرق کئے جانے کی کیفیت کو بیان کیا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر چلے تو بچوں اور عورتوں کے علاوہ جنگجوؤں کی تعداد چھ لاکھ بیان کی جاتی ہے ، تو فرعون سخت غضبناک ہوا اور تمام ریاستوں سے لشکروں کو اکٹھا کیا اور فوجیوں میں سے کوئی نہیں بچا پھر سورج نکلتے نکلتے ان سے جاملے ، دونوں جماعتیں ایسی جگہ جا ملیں کہ سمندر موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے

سامنے ہے اور ان کے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر ، اس پریشانی سے نجات پانے کیلئے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے دعا کیلئے اصرار کیا چنانچہ اس وقت شنگی کشادگی میں بدل گئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنا عصا سمندر پر ماریں چنانچہ جب انہوں نے مارا تو سمندر پھٹ گیا پھر ہر راستے بلند وبالا پہاڑ جیسا ہو گیا اور بارہ راستے بن گئے ہر جماعت کے لئے ایک راستہ ہو گیا ، اللہ نے ہوا کو حکم دیا پس زمین خشک ہو گئی جیسا کہ اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا :

(فَأَضَرَتْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبْسَأُ الْمَخَافَ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى نَفْسًا) (ط: ۷۷)

اور ان کے لئے دریا میں خشک راستے بنالے پھر نہ تجھے کسی کے آپکرنے کا خطرہ ہو گا نہ ڈر ۔

پانی راستوں کے درمیان کھڑکیوں کی طرح پھٹ گیا تاکہ ایک جماعت دوسری کو دیکھ سکے اور انہیں یہ شک نہ ہو کہ وہ لوگ ہلاک ہو گئے جب موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی سمندر پار کر گئے تو فرعون یہ منظر دیکھ کر سخت حیران ہوا ہکابکار ہا اور ڈر گیا اور واپسی کا را دہ

کیا، افسوس! اس کے لئے جائے فرار کہاں ہے؟ نو شتہ تقدیر پورا ہو کر رہا اور دعا قبول کر لی گئی، فرعون اپنے آپ کو قالو میں نہ رکھ سکا چنانچہ اپنے امراء کے سامنے قوت کا مظاہرہ کیا اور کما کہ بنی اسرائیل سمندر کے ہم سے زیادہ حقدار نہیں پس سارے کے سارے لوگ سمندر میں داخل ہو گئے جب سمندر کے بیچ میں ہوئے اور پورے لوگ سمندر میں آگئے اور جو نہیں ان میں سے پہلے شخص نے لکلنے کا ارادہ کیا قادر مطلق نے سمندر کو ان پر مل جانے کے لئے حکم دیا پس وہ مل گیا اور کوئی نجات نہیں پاسکا اور لمبی انہیں غوطہ دینے لگیں، فرعون کو لمبوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا پھر اس پر موت کی سختیاں طاری ہو گئیں اور پکار اٹھا:

﴿... إِمَّا مَنْتَ أَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا إِلَهٌ أَكْبَرٌ يَعْلَمُ مَا يَعْمَلُونَ إِنَّمَّا مَنْتَ بِهِ بُشِّرٌ إِنَّمَّا إِسْرَئِيلَ يَعْلَمُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾
(یونس : ۹۰)

کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی معبد نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں - فرعون ایسے وقت ایمان لایا جب اس کا ایمان نفع بخش نہیں

رہا سی لئے اللہ تعالیٰ نے فرعون سے جواب اکما :
﴿إِنَّمَا يَعْصِي رَبَّهُ مَنْ أَنْشَأَ مِنْ عَيْنَاتِ أَنْفُسِهِ﴾

(یونس : ۹۱)

اب ایمان لاتا ہے ؟ اور پسلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا ۔

جب بعض افراد کو فرعون کی موت کے بارے میں شک ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ فرعون کی لاش اس کی معروف و مشہور زرہ کے ساتھ زمین کے ایک اونچے حصہ پر ڈال دے تاکہ لوگوں کو اس کی موت وہلاکت کا یقین ہو جائے ۱۰ ۔

(۱) تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، ۳۳۱ ۔

سیرت نبوی اور حدیث میں جان کنی کے مناظر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی جان کنی اور
قبروں میں انکی حالتوں کو بیان فرمایا ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
انصاری صحابی کا انتقال ہوا ، ہم ان کے جنازے میں گئے ، آنحضرت
- صلی اللہ علیہ وسلم - بھی ساتھ تھے ، قبرستان پہنچے تو ابھی لحد (قبر)
تیار نہیں ہوئی تھی ، چنانچہ اللہ کے رسول - صلی اللہ علیہ وسلم -
قبلہ رو بیٹھ گئے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد
بیٹھ گئے ہم لوگ اس طرح خاموش اور بے حرکت تھے کہ
گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں ، آپ کے ہاتھ میں ایک

کہڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے ، پس آپ آسمان کی طرف دیکھتے اور زمین کی طرف دیکھتے اور اپنی لگاہوں کو بلند کرتے اور گراتے ، اسی طرح تین مرتبہ کیا پھر فرمایا :

”قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو“ دو یا تین بار کہا ،
پھر فرمایا : ”اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں“
تین بار کہا پھر یہ وعظ بیان کیا -

مومن بندہ موت کے وقت جب کہ وہ دنیا کی آخری ساعت اور آخرت کی پہلی گھٹری میں ہوتا ہے ، اس کے پاس آسمان کے فرشتے آتے ہیں ، جمکتے ہوئے نورانی سفید چہروں والے گویا کہ ان کے چہرے سورج کی طرح منور ہیں ، ان کے ساتھ جنت کا کفن اور جنت کی خوبیوں ہوتی ہے یہ سب اس کے آس پاس بیٹھ جاتے ہیں اور تا حد لگاہ یہی نظر آتے ہیں پھر ملک الموت ^(۱) علیہ السلام

(۱) شیخ البانی نے کہا : کہ (ملک الموت) ہی کتاب و مت سے ثابت ہے اور اسے عزرا ائل کا نام دینا جو عوام میں مشہور ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور احتمال ہے کہ اسرائیلی روایت ہو -

تشریف لاتے ہیں ، اور مرنے والے کے سربانے بیٹھ جاتے ہیں ، پھر کہتے ہیں کہ اے پاک روح - اور ایک روایت میں ہے کہ مطہن روح - چل اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا مندی کی طرف ، یہ سنتے ہی اس کی روح آسمانی کے ساتھ جسم سے باہر ہو جاتی ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ پیکتا ہے ، چنانچہ ملک الموت روح کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے (اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اس کی روح نکلتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیان اور آسمان میں جتنے فرشتے ہیں سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں ، اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر مامور فرشتے اللہ سے یہی آرزو اور دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کے پاس سے ہو کر اوپر جائے ۔

ملک الموت کے ہاتھ میں لیتے ہی دوسرے جنتی فرشتے اسی وقت اسے لے لیتے ہیں اور جنتی خوشبو مل کر جنتی کفن میں اسے پیٹ لیتے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان :

﴿تَوَفَّهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفِرِّطُونَ﴾ (الانعام : ۶۱)

” اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرہ کوتاہی نہیں کرتے ” - کا مطلب ہے -

روئے زمین کی عمدہ ترین خوبیوں سے پھوٹتی ہے ، اب یہ فرشتے اسے لیکر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جماعتیں ان سے ملتی ہیں وہ ان سے دریافت کرتی ہیں کہ یہ پاک روح کس کی ہے ؟ وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے اس کا وہ اچھا نام بتلاتے ہیں جس سے وہ دنیا میں مشور تھا ، اسی طرح آسمانِ اول تک پہنچتے ہیں اسے کھلواتے ہیں وہ کھول دیا جاتا ہے اور یہاں کے مقرب فرشتے بھی اس کا استقبال کرتے ہیں اور پھر دوسرے آسمان تک اسے پہنچانے جاتے ہیں اسی طرح وہ ساتویں آسمان پر پہنچایا جاتا ہے ، جناب باری عز و جل فرماتا ہے : ” میرے اس بندے کے اعمال علیین میں لکھ لو ” - علیین لکھی ہوئی کتاب ہے جس کا مقرب فرشتے مشاہدہ کرتے ہیں ، چنانچہ اس کے اعمال علیین میں لکھ دیئے جاتے ہیں ، پھر کہا جاتا ہے کہ اس کو زمین کی جانب لوٹا دو کیونکہ میرا ان سے وعدہ ہے کہ میں نے انہیں اسی (زمین) سے پیدا کیا پھر اسی میں لوٹاؤ گا اور پھر

دوبارہ اسی سے نکالوں گا ۔

چنانچہ وہ زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کی روح جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے لوگ جب میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں تو ان کی جوتوں کی آہٹ وہ سنتا ہے اس کے بعد اس کے پاس دو سخت ڈالنے والے فرشتے آتے ہیں اور اس کو ڈالنے ہیں اور اسے بھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟ مومن بندہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے ، پھر فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے ، پھر سوال کرتے ہیں کہ اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا ؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ، فرشتے ان سے پوچھتے ہیں تمہارا عمل کیا ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے قرآن مجید کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی ، پس وہ اس کو ڈالیں گے اور کہیں گے تیرا رب کون ہے ؟ تیرا دین کیا ہے ؟ تیرا نبی کون ہے ؟ یہ مومن پر پیش ہونے والی آخری آزمائش ہے اور یہی مطلب ہے اس آیت کریمہ کا

﴿يُشَتَّتِ اللَّهُ الَّذِينَ إِمْنَوْا بِالْقَوْلِ الشَّاهِدِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (ابراهیم : ۲۷)

"اللہ پاک ایمان والوں کو سچی اور مضبوط بات کے ساتھ ثابت رکھتا ہے زندگانی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی" وہ جواب دے گا کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے ، میرا دین اسلام ہے ، میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

اسی وقت آسمان سے منادی ہوتی ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے اس کے لئے جنتی فرش بجھا دو ، اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کی قبر میں جنت کا دروازہ کھول دو چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اور جنت کی ترو تازگی اور خوبیوں غیرہ اسے پہنچنے لگتی ہے اور تا حد نگاہ اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے ۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے پاس ایک بست ہی خوبصورت ، حسین ، بہترن لباس پہنے ہوئے اور خوبیوں سے مکتنا ہوا شخص آتا ہے اور کہتا ہے خوش ہو جاؤ اب تو راحت و سرور اور چین و آرام ہی ہے ، تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ایسی جنت کی

بشارت ہے جس کی نعمتیں ابدی ہیں یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا تھا ، یہ شخص کے گا کہ اللہ تعالیٰ تجھے خوش و خرم رکھے بتا تو کون ہے ؟ آپ کی خوبصورتی ، رعنائی اور اچھائی نے میرا دل موہ لیا ، وہ جواب دے گا کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اللہ کی قسم مجھے علم ہے کہ آپ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں جلدی کرتے اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے تھے جس کا تمہیں بہترین صلہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے ۔

پھر اس کے لئے ایک دروازہ جنت کا اور ایک دروازہ جہنم کا کھولا جائے گا اور کہا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوتی تو تمہارا ٹھکانہ یہی ہوتا ، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے بدلتے یہ مقام عطا کیا وہ جب جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھے گا تو کہے گا کہ الہی قیامت جلدی قائم ہو جائے تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال واولاد سے جا طوں تو کہا جائے گا کہ جاؤ آرام کرو ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کافر موت کے وقت جب کہ وہ دنیا کی آخری ساعت اور آخرت کی پہلی گھنٹی میں ہوتا ہے تو اس کے پاس سخت خوفناک سیاہ چہروں والے فرشتے جمنی ٹاٹ لئے

ہوئے آسمان سے آتے ہیں اور اس کے سامنے اس طرح بیٹھ جاتے ہیں کہ تاحد نگاہ وہی نظر آتے ہیں پھر ملک الموت آگر اس کے سرہانے بیٹھ کر کھانا ہے کہ : اے ناپاک خبیث روح اللہ تعالیٰ کی نارِ اضگی اور غضب و غصہ کی طرف چلی ، یہ سنتے ہی وہ روح جسم میں ادھر ادھر چھپنے لگتی ہے تو وہ اسے ھینچتے ہیں جس طرح سے بھیگے ہوئے اون سے زیادہ فنی والا آنکڑا نکالا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ رگیں اور پٹھے کٹ کر نکل جاتے ہیں ۔

اس وقت آسمان و زمین کے درمیان اور آسمان میں جتنے فرشتے ہیں سمجھی اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر مامور فرشتہ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہے کہ اس کی روح اس کے پاس سے ہو کر اوپر کو نہ جائے، ملک الموت اسکی روح کو جیسے ہی نکال کر لیتا ہے اسی وقت فرشتے ان کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور جہنمی ٹاٹ میں اسے لپیٹ لیتے ہیں ۔

اس کے جسم سے روئے زمین کی سب سے بدلودار لاش کی سی بو لکلتی ہے، اب اسے لیکر اوپر چڑھنے لگتے ہیں ، فرشتوں کی جو

جماعت ملتی ہے ، دریافت کرتی ہے کہ یہ خبیث روح کس کی ہے ؟
 یہ اس کا وہ نام بتاتے ہیں جس بدترین نام سے وہ دنیا میں مشور تھا ،
 اسی طرح جب آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں ، اور دروازہ کھلوانا
 چلتے ہیں لیکن کھولا نہیں جاتا ، پھر اللہ کے رسول صلی اللہ عالیہ
 وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی :

﴿ لَا تُفْنِحُهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمَاءِ الْخَيَاطِ ﴾ (الاعراف : ۲۰)

ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ ہی
 جنت میں داخل ہو سکتے ہیں جب تک کہ سوئی کے ناکے میں
 اونٹ نہ چلا جائے ۔

اسی وقت اللہ کا فرمان جاری ہوتا ہے کہ اس کا ٹھکانہ زمین
 کے اندر سمجھنے میں لکھ لو ، پھر کہا جاتا ہے کہ میرے بندے (کی
 روح) کو زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میرا ان سے وعدہ ہے کہ میں
 نے انہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور پھر اسی کی طرف لوٹاونگا اور
 دوبارہ پھر اسی سے نکالوں گا ، پس اس کی روح آسمان سے پھینک

دی جاتی ہے یہاں تک کہ جسم پر گرتی ہے پھر اللہ کے رسول نے
اس آیت کی تلاوت کی :

﴿ وَمَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَكَانَ مَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الظَّيْرُ ﴾

﴿ أَوْ تَهُوِي بِهِ الْرَّيْحُ فِي مَكَانٍ سَجِيقٍ ﴾ (الجع : ۲۱)

اللہ کے ساتھ جس نے شرک کیا گویا وہ آسمان سے پھینک دیا
گیا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز
جلگہ پھینک دے گی ۔

اب اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے ، واپس
ہونے والے لوگوں کی جو توں کی آہٹ سن ہی رہا ہوتا ہے کہ اسی
وقت اس کے پاس سخت ڈالنٹے والے دو فرشتے آتے ہیں اسے ڈالنٹے
ہیں اور بھاتے ہیں ، پھر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟
وہ گھبرا کر کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جاتا ، پھر پوچھتے ہیں کہ
تیرا دین کیا ہے ؟ پھر وہی جواب دیتا ہے ہائے ہائے میں نہیں
جاتا ، فرشتے پھر سوال کرتے ہیں کہ جو آدمی تم میں بھیجا گیا تھا
تو اس کے بارے میں کیا کہتا ہے ؟ تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام نہیں بتا سکے گا ، کما جائے گا کہ محمد ؟ تو جواب دے گا کہ افسوس میں نہیں جاتا لوگوں کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے چنانچہ اس سے کما جائے گا نہ تونے پڑھا اور نہ تونے جانا ۔

اسی وقت آسمان سے منادی آواز دے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو چنانچہ یہی ہوتا ہے اور اسے جہنم کی گرمی ، تیش اور آگ کی لپیٹیں لگانے لگتی ہیں اور اس کی قبر اتنی بُنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں باہم مل جاتی ہیں ۔

پھر اس کے پاس ایک نمایت ہی ڈراونی شکل کا انسان آتا ہے جو بدترین لباس میں ہوتا ہے جس کے جسم و لباس سے سڑی ہوئی بدلو نکل رہی ہوتی ہے وہ اس سے کہتا ہے لے اب میرے وقت کے لئے تیار ہو جا ، آج ہی کا تجھ سے وعدہ تھا اب عذاب کے مزے چکھ ، اللہ تعالیٰ تجھے بر باد وہلاک کرے بتا تو کون ہے ؟ تیری ہیبت سے تو میں ادھ مُوا ہو رہا ہوں ، وہ کہتا ہے میں تمہارا برا عمل ہوں ۔ اللہ کی قسم مجھے علم ہے کہ تو اللہ کی فرمانبرداری سے بھاگتا اور جی چراتا تھا اور اللہ کی نافرمانیاں کرنے میں بڑا تیز تھا

اللہ تعالیٰ نے اس کا برا بدلہ دیا۔

پھر اس کی قبر میں ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اندھا،
بہرا اور گوگا ہوتا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گھن ہوتا ہے
کہ اگر اسے پھاڑ پر مار دیا جائے تو پھاڑ مٹی بن جائے گا، اس شخص
کو اسی سے مارا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اللہ
تعالیٰ اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیتا ہے، دوبارہ فرشتہ اس کو
مارتا ہے جس سے وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ اس کی آواز کو انسانوں
اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے، پھر جہنم کا دروازہ اس
کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور آگ کے بستر بچھا دیئے جاتے ہیں تو
اس وقت کہتا ہے یا الہی قیامت نہ قائم کی جائے^(۱)۔

(۱) یہ حدیث صحیح ہے ائمہ کرام کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے میں نے اسے
مختلف طرق روایات سے نقل کیا ہے جیسا کہ سیعی البالی حفظہ اللہ نے "احکام الجہائز"
میں ذکر کیا ہے، مزید تفصیل کے لئے ص ۲۰۲ میں دیکھیں، ابن کثیر رحمہ اللہ نے
اس حدیث کے مختلف الفاظ اور مختلف طرق کا ذکر اپنی تفسیر "ابن کثیر" ج ۲،
ص ۱۳۱ میں کیا ہے اور اسی حدیث کو ابن حجر نے اپنی کتاب "فتح الباری" ج ۳،
ص ۲۳۳-۲۴۰ میں کیا ہے جس میں انہوں نے مختلف الفاظ اور مختلف طرق کی
طرف اشارہ کیا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات

جس دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کو سخت تکلیف میں دیکھ کر کہا : کہ ہائے میرے ابا جان کی تکلیف ! تو ان سے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تمہارے باپ پر آج کے بعد کوئی کرب نہ ہوگا ۔^(۱)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈبہ تھا جس میں اپنے ہاتھوں کو ڈلوتے پھر اپنے چہرے پر پھیرتے ہوئے کہتے تھے :

" لا اله الا الله ، ان للموت سكرات " -

اللہ کے علاوہ کوئی معبد برحق نہیں یقیناً موت کی سختیاں ہیں^(۲)

(۱) صحیح بخاری حدیث (۳۴۶۲) -

(۲) صحیح بخاری ، حدیث (۳۴۶۹) -

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھتا گیا یہاں تک کہ گویاں کی سخت نہ رہی صرف اشارہ کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات آگئے ۔

آپ کا سر امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آنغوш میں تھا کہ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ میں مسواک لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی طرف دیکھا جس سے حضرت عائشہؓ سمجھ گئیں کہ آپ ﷺ کو مسواک کی طلب ہے پھر انہوں نے ان سے مسواک لے کر نرم کیا اور آپ ﷺ نے مسواک کی، جب آپ مسواک کر چکے تو اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا اور رگاہ چھست کی طرف بلند کی اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی طرف کان لگا کر سننے لگیں، آپ ﷺ پڑھ رہے تھے :

” مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین ، اللہم اغفر لی وارحمنی ، والحقنی بالرفیق الاعلی ، اللہم الرفیق الاعلی ” ۔

اے اللہ میرا معاملہ انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور نیک لوگوں کے ساتھ کر ، جن پر تو نے انعام کیا ہے اے اللہ تو مجھے بخش

دے، مجھ پر رحم فرم اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملادے اے اللہ رفیق
 اعلیٰ، اسے تین بار کہا اور یہی آپ ﷺ کے آخری کلمات تھے پھر آپ کا
 ہاتھ لٹھک گیا اور آپ رفیق اعلیٰ سے جاملے^(۱) فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
 کہا: ہائے ابو جان! جنہوں نے رب کی دعوت پر لبیک کہا، اے ابو
 جان جن کا مسکن جنت الفردوس ہے، اے میرے ابو جان آپ کی
 موت کی خبر ہم فرشتہ جبریل کو دیتے ہیں^(۲) انا لله وانا الیہ

راجعون -

فَبَّكَى رَسُولُ اللهِ يَا عَيْنَ عَبْرَةٍ
 وَلَا أَعْرَفُنِكَ الدَّهْرَ دَمْعُكَ يَحْمُدُ
 وَمَا لَكَ لَا تَبْكِينَ ذَا النِّعْمَةِ الَّتِي
 فِي جُودِي عَلَيْهِ بِالدَّمْوعِ وَأَغْوِيَ
 وَمَا فَقَدَ الْمَاضُونَ مِثْلُ مُحَمَّدٍ

عَلَى النَّاسِ مِنْهَا سَابِغٌ يَتَغَمَّدُ
 لِفَقْدِ الْذِي لَا مِثْلُهُ الدَّهْرُ يُوْجَدُ

(۱) صحیح بخاری، حدیث (۲۳۶۲، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰) صحیح مسلم (۲۲۲۲) -

(۲) صحیح بخاری، حدیث (۲۳۶۲) -

اے آنکھ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب رو لے،
اور میں زمانے کو ہرگز تمہارے آنسو کے خشک ہونے کی خبر نہیں
دولگا۔

تجھے کیا ہو گیا ہے تو اس ہستی پر نہیں روتی جس کی نعمتیں اور
رمتیں سارے لوگوں پر سایہ گلن تھیں۔

تو خوب آنسو بھالے جی بھر کر رو لے اس ذات گرامی کی نایابی
پر، جس کا مثل زمانے میں نہیں۔

اور گزرے ہوئے لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہیں
کھویا اور نہ ہی ان کے مثل قیامت تک کوئی چیز گم ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں عبرت و نصیحت

ارشاد ربانی ہے :

﴿إِنَّكَ مَيِّثٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّثُونَ﴾ (الزمر: ۳۹)

بیشک آپ مرنے والے ہیں اور تمام لوگ مرنے والے ہیں۔
”اللہ تمہیں اس بات کے علم کی توفیق عنایت کرے“ اللہ
کے رسول کی موت و حیات اور قول و فعل میں اچھا نمونہ ہے اور ان

کے تمام احوال میں ناظرین کے لئے عبرت، اور بصیرت کے طالبین کے لئے بصیرت، کیونکہ اللہ کے نزدیک آپ سے بزرگ تر کوئی نہیں اس لئے کہ آپ اللہ کے خلیل، محبوب اور رازداں تھے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے، رسول اور نبی تھے۔ آپ غور کریں! کیا اللہ نے آپ کو مدت حیات ختم ہونے کے وقت ذرا بھی فرصت دی؟ کیا اللہ نے آپ کی موت کو وقت معینہ سے ایک لمحہ بھی مؤخر کیا؟ نہیں، بلکہ اللہ نے مخلوق کی روحوں کے قبض پر مامور فرشتوں کو آپ کی طرف بھیجا پھر ان لوگوں نے آپ کی پاک و شریف روح کو پاک جسم سے نکال کر رحمت و رضوان، خیرات و حسان کی طرف لیجانے میں جلدی کی بلکہ اللہ کے قریب سچے مقام پر پہنچایا اس کے باوجود جال کنی کی تکلیف سخت ہو گئی اور موت آگئی اور آپ کی پریشانی بڑھ گئی، عم کی وجہ سے آواز بلند ہو گئی، رُغ بدل گیا، پریشانی پر پسینہ آگیا، آپ کے بائیک اور دائیں پہلو مضطرب ہو گئے، یہاں تک کہ حاضرین آپ کی وفات پر روپڑے، کیا منصب نبوت نے آپ سے موت کو دفع کیا؟ اور کیا موت نے انہیں بخش دیا؟ کہ وہ حق کے طرفدار

تھے ، مخلوق کو خوشخبری دینے اور ڈرانے والے تھے ، ہرگز نہیں بلکہ حکم کے آگے سر جھکا دیا اور لوح محفوظ میں پائی ہوئی چیز کی اتباع کی -

یہ آپ کا حال تھا جب کہ آپ اللہ کے نزدیک مقام محمود اور حوض کوثر والے ہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے شخص ہونگے جو قبر سے نکلیں گے اور قیامت کے روز صاحب شفاعت ہونگے پس حریرت و استجواب ہے کہ ہم لوگ نصیحت نہیں حاصل کرتے اور نہ ہی ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں جو ہمیں ملتی ہیں بلکہ ہم نفسانی خواہشات کے غلام اور منکرات و سینمات کے دلدادہ بن کر رہ گئے ہیں۔ ہم لوگ کیوں نہیں سید المرسلین امام المتقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے عبرت حاصل کرتے ، شاید ہم اس گمان میں ہیں کہ ہم اس دنیا میں ہمیشہ رہیں گے یا پھر ہمیں یہ وہم ہے کہ ہم اللہ کے نزدیک اپنے برے اعمال کے باوجود باعزم ہیں ، ہرگز نہیں ... بہت بعید ہے ، بلکہ ہمیں یہ یقین کرنا چاہئے کہ ہم سب لوگ ایسی جہنم سے گزارے جائیں گے کہ جس سے صرف

پرہیزگار ہی بچ سکیں گے ۱۱۔

جال کنی کے بعض مناظر

جال کنی کا ایک منظر

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کی وفات کے وقت ان کے پاس آئے تو ابو جمل اور عبد اللہ بن ابی کو پایا ، آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے کہا لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ كَمَدْ تَجَنَّبَ میں اس کلمہ کو اللہ کے یہاں آپ کے لئے جنت بناؤ گا تو ابو جمل اور عبد اللہ بن ابی بولے کہ اے ابو طالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر رہے ہو ؟ بارہا اللہ کے رسول ﷺ ابو طالب پر اس کلمہ کو پیش کرتے رہے اور وہ لوگ اپنی بات دھراتے رہے یہاں تک کہ آخر میں ابو طالب نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ وہ عبد المطلب کے

(۱) ویکھئے احیاء علوم الدین جلد ۲/ ۲۷۵، ۲۷۶

دین پر ہے اور لا الہ الا اللہ کرنے سے اکار کر دیا تو اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اللہ کی قسم ، میں اس وقت تک
آپ کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتا رہوں گا جب تک کہ روک نہ
دیا جاؤں " جس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

﴿مَا كَانَ لِلّٰهِ وَالذِّينَ أَمْنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُو إِلٰهُ الْمُشْرِكِينَ﴾
(التوبه : ١١٣)

پیغمبر اور دوسرے مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگیں، نیز یہ بھی اس سلسلے میں نازل ہوئی :

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحَبَّتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهَتَّدِينَ﴾ (القصص : ٥٦)

آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے^(۱)۔

- (۱) صحیح بخاری (۲۸۸۳) صحیح مسلم (۲۲)

یہ واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دوست و احباب کی صحبت کا
 بڑا اثر ہوتا ہے کیونکہ ایک دوست اپنے دوست کو گمراہ کرتا رہتا ہے
 یہاں تک کہ اسے جہنم میں پہنچا دیتا ہے ، اللہ اپنی پناہ میں رکھے ۔
 صحیحین میں سمل بن سعد سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم اور مشرکین میں لڑائی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھیوں میں ایک شخص ایسا تھا جو ہر کمزور اور طاقتوں کو اپنی تلوار کی
 ضرب سے موت کی نیند سلاویتا تھا پس لوگوں نے کہا کہ ہم میں
 سے کسی نے وہ کام نہیں کیا جو فلاں نے کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہا کہ وہ جسمی ہے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے
 عرض کیا کہ میں اس کا دوست ہوں پھر اس کے پیچھے لگ گیا
 چنانچہ اس بہادر شخص کو سخت زخم لگا تو اس نے موت کے لئے
 جلدی کی اور اپنی تلوار کے دستہ کو زمین پر اور اس کی نوک کو اپنے
 سینے پر رکھا پھر خود کو اپنی تلوار پر گرا کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیا
 چنانچہ وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں
 گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور پورا واقعہ آپ
 سے بیان کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کہ یقیناً آدمی ایسا کام کرتا ہے جو لوگوں کی لگاہوں میں جنتیوں والا عمل دکھائی دیتا ہے لیکن وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے اور یقیناً آدمی ایسا کام کرتا ہے جو لوگوں کی نظروں میں جہنمیوں والا عمل دکھائی دیتا ہے لیکن وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے" -

اور امام بخاری نے ایک روایت میں یہ زیادہ کیا ہے : " انما الاعمال بالخواتیم " یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمه پر ہے -
یہ واقعہ نفس اور اس کی گردش سے پچے رہنے نیز خواہشات نفس اور اس کی طرف مائل ہونے سے خبردار کرتا ہے اور یہ کہ آدمی اپنے نیت کی اصلاح پر توجہ دے -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی رذکانبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا جب وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پچے کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور سر کے قریب بیٹھے ، اسلام کو اس پر پیش کیا اور کہا : اسلام " اسلام قبول کر لو ، پچے نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی تھے تو باپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ابو القاسم کی بات مان لو ، پس اسلام قبول کر لیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ

کہتے ہوئے کھڑے ہوئے : " ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے جہنم سے بچا لیا (۱) !

حالت نزع میں انسان کی کیفیت

بعض اہل علم نے موت اور جان کنی کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

جان لو ! حقیقت میں جان کنی کی سخت تکلیف کو وہی شخص جان سکتا ہے جس کا اس سے سابقہ پڑا ہو اور جس کا سابقہ نہیں پڑا ہے وہ اپنے اوپر پیش آمدہ آلام و مصائب پر قیاس کر کے جان سکتا ہے -

نزع کی تکلیف بالذات روح پر حملہ آور ہوتی ہے پھر اس کے تمام اجزاء کو یہاں تک کہ ہر رگ ، ہر پہنچ ، ہر جوڑ ، ہر بال

(۱) صحیح بخاری ۱۷۹/۳، صحیح مسلم (۲۰۹۵) -

کی جڑ ، ہر چڑی اور سر سے پیر کے تلوؤں تک کو اپنی لپیٹ میں
لے لیتی ہے ۔

جال کنی کی تکلیف کو بیان نہیں کیا جاسکتا یہاں تک کہ لوگوں
نے کہا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کی ضرب ، آری اور قینچی کی
کاٹ سے بھی سخت ہوتی ہے کیونکہ آری یا تلوار کی ضرب سے جو
تکلیف ہوتی ہے وہ جسم اور روح کے باہمی تعلق کی وجہ سے ہوتی
ہے اب تصور کیجئے کہ یہ حالت خود روح پر طاری ہو تو تکلیف کی
کیا کیفیت ہوگی ۔

تلوار کی زد میں آنے والا شخص مدد طلب کرتا ہے ، اپنی زبان
اور دل میں قوت باقی رہنے کی وجہ سے چیخ مارتا ہے ، لیکن جال کنی
میں پڑنے والا شخص جس کی آواز اور چیخ ختم ہو جاتی ہے نیز اس کی
قوت اور اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں اس لئے کہ تکلیف کی شدت اس
کے سینے تک پہنچ جاتی ہے یہاں تک کہ پورا جسم تکلیف زدہ ہو
جاتا ہے پھر تمام اعضاء و جوارح کو نیم جال کر دیتا ہے اور استغاثہ
کی ساری قوت ختم ہو جاتی ہے ۔

موت کی تکلیف عقل کو ناکارہ ، زبان کو گنگ اور اعضاء کو

کمزور کر دیتی ہے اور حالت نزع کا شکار راحت کی خاطر پنج و پکار
 وغیرہ کرنا چاہتا ہے لیکن اسے اس کی طاقت نہیں رہتی اور اس میں
 اگر کچھ طاقت باقی رہ جاتی ہے تو اس کے سینے اور حلق سے روح
 قبض کئے جانے کے وقت گردگراہٹ اور آواز سنائی دیتی ہے نیز
 رنگِ فق پڑ جاتا ہے، تکلیف پورے جسم میں پھیل جاتی ہے یہاں
 تک کہ آنکھ کی سیاہی پلک کی طرف چڑھ جاتی ہے زبان اپنی جڑ کی
 طرف کھینچ جاتی ہے اور الگیوں کے پور نیلے پڑھ جاتے ہیں، اب
 ایسے جسم کا حال نہ پوچھئے جس کی تمام رگیں کھینچ چکی ہوں پھر
 جسم کے تمام اعضاء آہستہ آہستہ بے جان ہو جاتے ہیں، پہلے اس
 کے دونوں قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر دونوں پنڈلیاں پھر دونوں
 ران اور ہر عضو پر سختی پر سختی اور تکلیف پر تکلیف طاری ہوتی جاتی
 ہے کہ روح زخرے تک پہنچ جاتی ہے اب اس کی نگاہ دنیا و ما فیما
 سے کٹ جاتی ہے اس پر توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور ندامت
 و حسرت اسے گھیر لیتی ہے^(۱)۔

(۱) احیاء علوم الدین جلد ۲ صفحہ ۳۶۱۔

گزرے ہوئے لوگوں کے حالات میں جاں کنی کے مناظر

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا
تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آئیں اور یہ شعر پڑھا :
لعمُكَ ما يُغْنِي الثراءً عن الفتى إِذَا حشرجتْ يَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ
تیری عمر کی قسم جب جاں کنی کے وقت گھنٹروں یوں لئے گئے گا
اور دل تگ ہو جائے گا تو نوجوانوں کو ان کا مال کوئی فائدہ نہیں
وے گا۔

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو کھولا اور کہا
کہ ایسا نہ کمو ، بلکہ تم یہ کمو :

﴿ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحْمِدُ ﴾

(ق : ۱۹)

اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آپ پہنچی ، یہی ہے جس
سے تو بد کتا پھرتا تھا ۔

ویکھو ، یہ میرے دو کپڑے ہیں انہیں دھو لو ، اسی میں مجھے
کفیلا کیونکہ زندہ لوگ مردوں کے نسبت نئے کپڑوں کے زیادہ ضرورت
مند ہوتے ہیں (۱) ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جان کنی

حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حضرت عمر

(۱) الشبات عند الممات ، لابن الجوزی صفحہ ۹۹ ۔

رضی اللہ عنہ کا سر میری آغوش میں تھا تو عمر نے فرمایا کہ میرے سر کو زمین پر رکھ دو ، میں نے گمان کیا کہ شاید ناگواری کی وجہ سے کہ رہے ہیں ، اس لئے میں نے نہیں رکھا پھر فرمایا کہ میرے رخسار کو زمین پر رکھ دو ، میرے اور میری ماں کے لئے ہلاکت ہے اگر اللہ مجھے نہ بخٹے^(۱) ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان کنی

حضرت ہمام [ؓ] سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو وہ رونے لگے ، ان سے کہا گیا ، اے ابو ہریرہ ! کون سی چیز آپ کو رلا رہی ہے ؟ فرمایا : زاد راہ کی کمی ، سفر کی مسافت اور دشوار گزار گھٹائی جس کی انتہا جنت ہے یا جہنم^(۲) ۔

(۱) وصایا العلماء عند حضور الموت للربعي صفحہ ۳۸۔

(۲) وصایا العلماء عند حضور الموت للربعي صفحہ ۵۸۔

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی
موت کا وقت آیا تو فرمایا :
تم لوگ مجھ پر مت روکیونکہ میں نے اسلام قبول کرنے کے
بعد کوئی گناہ نہیں کیا (۱) -

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جاں کنی

ابن ابی طیکہ کہتے ہیں کہ عمران کے والد ذکوان نے بیان فرمایا
کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
مرض الموت کے وقت ان کے پاس آنے کے لئے اجازت طلب
کی ، ذکوان کہتے ہیں پس میں داخل ہوا تو ان کے بھائی عبد الرحمن
کے لڑکے عبد اللہ ان کے سر کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ، میں
نے کہا : ابن عباس اجازت طلب کر رہے ہیں تو آپ فرماتی ہیں

(۱) وصایا العلماء عند حضور الموت للربی ص ۹۱۔

” مجھے ابن عباس سے کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی اس بات کی حاجت کہ وہ میری خوبی اور صفائی بیان کریں تو عبد اللہ نے کہا : اے ماں ! ابن عباس تیری صالح اولاد میں سے ہیں جو تجھے الوداع اور سلام کہ رہے ہیں تو فرمایا کہ اگر تم چاہو تو انہیں اجازت دیدو۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن عباس آئے اور بیٹھے پھر فرمایا : کہ اے عائشہ خوش ہو جاؤ ، اللہ کی قسم آپ کی روح جسم سے نکلتے ہی آپ کی ہر پریشانی ختم ہو جائے گی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے احباب سے ملاقات کر لیں گی ، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اے ابن عباس ایسا کیسے کہہ رہے ہو ؟ فرمایا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عورتوں میں آپ سب سے زیادہ محبوب ، پاکباز و پاک طینت تھیں اسی لئے اللہ کے رسول زیادہ محبت کرتے تھے ، جب آپ کا ہار غزوہ ابوالکی رات گر گیا تو رسول اللہ نے اس کو ملاش کرنے میں صبح کر دی تاکہ وہ مل جائے اور لوگوں کا پانی ختم ہو گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی :

(النساء : ۲۳)

﴿ فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيْبًا ﴾

پس تم لوگ پاک مٹی سے تمیم کرو۔

یہ آیت آپ کی وجہ سے نازل ہوئی ورنہ اس امت کو یہ رخصت نہ ملی ہوتی، پھر اللہ نے آپ کی برأت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی اور کوئی مسجد ایسی نہیں کہ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو اور آپ کی برأت کی آیتیں رات اور دن کے حصوں میں تلاوت نہ کی جاتی ہوں، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا : اے ابن عباس ! رہنے بھی دیں اللہ کی قسم میں تماکری ہوں کہ میں کچھ نہ ہوتی^(۱)!

حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کی جال کنی

یریزید بن ابی حبیب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابن ابی سرح کی جال کنی کا وقت آیا تو وہ مقام رملہ پر تھے اور وہاں فتنہ کے خوف سے بھاگ کر گئے تھے، رات کے وقت لوگوں سے پوچھنے لگے کہ کیا صبح ہو گئی؟ تو کہتے نہیں، جب صبح ہوئی تو کہا کہ اے ہشام ! دیکھو مجھے صبح کی ٹھنڈک کا احساس ہو رہا ہے، پھر

(۱) نزہۃ الفضلاء تدبیب سیر اعلام النبلاء صفحہ ۱۳۰۔

کما : اے اللہ ! تو میرا خاتمہ صبح میں کر، پھر وضو کیا اور نماز پڑھی ، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ العادیات پڑھی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اور کوئی سورت، دائیں طرف سلام پھیرنا اور بائیں سلام پھیرنے ہی والے تھے کہ روح قصص عنصری سے پرواز کر گئی ، اللہ ان سے راضی ہو^(۱)۔

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی جال کنی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات کے وقت بلایا اور کہنے لگیں کہ سوکنوں میں جو حسد اور جلن ہوتی ہے وہ ہم میں بھی تھی اللہ ہم لوگوں کے گناہوں کو معاف کرے ، تو میں نے کہا : اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے ، درگزر فرمائے ، اور آپ کے لئے آسانی کرے ، پھر فرمایا : تم نے مجھے خوش کر دیا اللہ تعالیٰ تمیں بھی خوش رکھے ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی اسی طرح کا پیغام بھیجا^(۲)۔

(۱) نزہۃ الفضلاء تذنیب سیر اعلام النبلاء ص ۲۱۳ -

(۲) تاریخ دمشق ، تراجم النساء ص ۹۲ -

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

ام درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ جب ابو درداء رضی اللہ عنہ کی جاں کنی کا وقت آپنچا تو کہنے لگے : میرے آج کے اس دن جیسے دن کے لئے کون عمل کرے گا، میری آج کی اس کیفیت جیسی کیفیت کے لئے کون تیاری کرے گا۔^(۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی وفات ۳۲ھ میں ہوئی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : فرمایا : حب حذیفہ رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو بولے : "میرا محبوب ٹنگی کے عالم میں میرے پاس آیا اب پشیمانی کا کوئی فائدہ نہیں، مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد کیا ہوگا، اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے فتنے، اس کے قائدین اور اس میں شامل لوگوں سے پہلے موت دی۔"

(۱) نزہۃ الفضلاء (ص ۱۶۱) -

حضرت نزال بن سبرة رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت حذیفہؓ نے اپنی موت کے وقت کیا کہا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب صحیح ہوئی تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا : "میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم کی طرف لے جانی والی صحیح سے" تین بار کہا، پھر فرمایا : میرے لئے دوسفید کپڑے خریدو کیونکہ وہ دونوں میرے اوپر تھوڑی دیر ہیں گے پھر انہیں اس سے اچھے میں بدل دیا جائے گا یا وہ بری طرح سے چھین لئے جائیں گے^(۱)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی جال کی

حضرت عوانہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا تعجب ہے کہ موت جب کسی پر آتی ہے اور عقل اس کے ساتھ ہوتی ہے تو کیوں نہیں وہ موت کی صفت بیان کر سکتا؟ پھر جب ان کی موت کا وقت آیا تو ان کے بیٹے نے اپنے والد کو وہ قول یاد دلایا اور کہا کہ ابو جان! موت کی صفت بیان کریں کہ کیسے آتی ہے؟

(۱) نزهة الفضلاء، ص ۱۶۲ -

فرمایا کہ اے بیٹے ! موت اس سے کمیں زیادہ بڑھ کر ہے کہ اس کی صفت بیان کی جائے ، لیکن میں تمہارے لئے اس کی صفت بیان کرتا ہوں " میں ایسا محسوس کرتا ہوں جیسے رضوی پہاڑ میری گرد़ن پر معلق ہے میرے پیٹ میں کاٹتا ہے اور میری روح سوئی سے لکل رہی ہے -

عبداللہ بن صالح روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے یعقوب بن عبد الرحمن نے کہا اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کی وفات قریب ہوئی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور روپڑے تو ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا : اے ابو جان ! مجھے معلوم ہے کہ جب بھی آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکلیف پریشانی آئی ہے تو آپ نے صبر و تحمل سے کام لیا ہے ، باپ نے کہا : اے بیٹے ! تیرے باپ پر تین پریشانیاں آئی ہیں ان میں پہلی عمل کا انقطاع ، دوسری مطلع کی ہونا کی ، تیسرا اقرباء کا فراق اور ان میں یہ سب سے آسان ہے ، پھر کہا : اے اللہ تو نے حکم دیا تو میں نے کوتاہی کی ، اور تو نے منع کیا تو میں نے

نافرمانی کی ، اے اللہ تیری صفت تو عفو و درگذر ہے^(۱)
حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی جال کنی

حکیم بن حزام کی موت کے وقت کچھ لوگ ان کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے : "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں یقیناً میں تجھ سے خوف کھاتا تھا لیکن آج تجھ سے پُرمید ہوں " ^(۲) ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی جال کنی

عینہ بن عبد الرحمن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ، فرمایا کہ جب ابو بکرہ کو عکلیف پریشانی لاحق ہوئی تو ان کے بیٹوں نے ڈاکٹر بلانے کے لئے باپ سے پوچھا ، باپ نے انکار کر دیا ، پھر جب موت طاری ہوئی تو کہا : تم لوگوں کے ڈاکٹر کہاں ہیں ؟ اگر وہ سچے ہیں تو اس موت کو واپس کر دیں ^(۳) ۔

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۲۱۹ - ۲۱۶

(۲) نزہۃ الفضلاء ، ص ۲۰۸ -

(۳) نزہۃ الفضلاء ، ص ۲۰۸ -

ایک نوجوان صحابی کی جاں کنی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان شخص کے پاس آئے اس حال میں کہ وہ جاں کنی کے عالم میں تھا ، آپ نے اس سے پوچھا ، کس طرح تم اپنے کو پاتے ہو ؟ کہا : میں اللہ سے پر امید ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں ، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایسے موقع پر کسی بندے کے دل میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں ، مگر جس چیز سے وہ پُر امید ہے اسے اللہ عنایت کر دے گا اور جس چیز سے خائف ہے اس سے امان میں رکھے گا^(۱)۔

ایک اور صحابی کی جاں کنی

ایک صحابی اپنی موت کے وقت رونے لگے ان سے سوال کیا گیا ، تو کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو دونوں مسمیوں میں لیا اور

(۱) الغبات عند المحدثین ، ص ۶۷ -

فرمایا یہ لوگ جنتی ہیں اور یہ جنمی " اور میں نہیں جانتا کہ میں کس
سمٹھی میں تھا ؟^(۱)

عبرت و نصیحت

یہ صحابہ کرام کی وہ جماعت ہے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے
اپنے نبی کی رفاقت کے لئے منتخب فرمایا ، انبیاء و رسول کے بعد یہ
مخلوق میں سب سے افضل ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی
بلکہ بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جن پر بھی صحابہ کا اطلاق ہوتا
ہے اور ان کی موت اسلام پر ہوئی ہے تو وہ جنتیوں میں سے ہیں -
میرے عزیز بھائی اور بہن ! باوجود کہ صحابہ کرام کا مقام بہت
بلند ہے ان کے جاں کنی کے وقت کی بہت سی نصیحتوں اور
عبرتوں سے پر کلمات آپ کی نگاہوں سے گزر چکے ہیں ، نیک عمل
اور جنت کی بشارت ملنے کے باوجود موت کے وقت ان میں سے

(۱) جامع العلوم والحكم ، ص ۱۵۰ -

بعض یہ تمنا کر رہے ہیں کہ وہ پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے ، بعض وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کے تصور سے شدید خوف زدہ ہیں اور بعض وہ ہیں کہ اللہ رحمن ورحم کے سامنے ان کے دل خوف و خشوع اور انکساری سے لبریز ہیں ۔

ان چیزوں کا صدور ان نفوس قدسیہ سے ہوا ہے جنہیں صحبتِ رسول ، نصرتِ دین اور نیک اعمال کی توفیق ملی ، پھر ہماری موجودہ صورِ تعالیٰ کا سیا عالم ہوگا ۔۔۔ اگر آپ غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ہم نے دو براہیاں ایک ساتھ جمع کر رکھی ہیں ، ایک اعمال صالحہ میں تقصیر و تقریط ، دوسری گناہوں اور براہیوں میں غلو ، پھر ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے اور ان ہولناکیوں اور مشکلات سے مامون ہو گئے جو ہمارے سامنے ہیں ۔ کیسے ؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَبَدَا لَهُم مِّنَ الْأَنْعَامِ مَا لَمْ يَكُنُوا يَحْسَبُونَ﴾ (الزمر : ۲۷) اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا ۔

ہم گمراہی اور فریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ۔

بعض اسلاف کی جائیں کے مناظر

حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی جائیں
صعب کا بیان ہے کہ عامر نے موذن کی اذان سنی حالانکہ ان
پر نزع کی کیفیت طاری تھی ، پھر بھی انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ
پکڑو پھر مسجد میں داخل ہوئے اور امام کے ساتھ مغرب کی ایک
رکعت پڑھی پھر انتقال کر گئے ، اللہ ان سے راضی ہو^(۱)۔
کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو جو نمازوں سے پچھے رہتے ہیں حالانکہ
وہ فارغ البابی ، عیش و عشرت اور صحت و عافیت کی نعمتوں سے ہمکنار
ہیں -

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۲۸۳ -

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی جاں کنی

حزم قطعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مالک کی جاں کنی کے وقت ہم ان کے پاس گئے انہوں نے اپنی نگاہ اٹھائی اور کہا : اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میں نے خواہشات نفس اور پیٹ کے لئے زندگی کو پسند نہیں کیا^(۱) ۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی جاں کنی

امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد مزنی کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی جاں کنی کے وقت میں ان کے پاس گیا اور کہا : اے ابو عبد اللہ : آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا : میں دنیا سے کوچ کر رہا ہوں ، دوسروں کو داغ مفارقت دیئے جا رہا ہوں ، برے اعمال سے ملاقات ہونے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کا سامنا ہونے والا ہے ، مجھے نہیں معلوم کہ میری روح جنت کی طرف جائے گی کہ میں اسے مبارکباد دوں یا جننم کی طرف جائے

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۲۹۷ ۔

گی کہ میں اس کی تعزیت کروں ، پھر رو پڑے اور یہ اشعار پڑھنے لگے :

وَلَا فَسِيْقَلِبِيْ وَضَائِفُ مَذَاهِبِيْ
نَعَاظِمَنِيْ ذَنْبِيْ فَلَمَّا قَرِئَنِه
فَمَا زَلَّ ذَا عَفْوٍ عَنِ الدَّنْبِ لَمْ تَرَدْ
وَلَوْلَا كَمْ يَغْوِي يَالِيلِيْسَ عَابِدُ
وَإِنَّ لَأَنِ الدَّنْبَ أَعْرِفُ فَلَدْرَه
جَعَلَ رَجَانِيْ دُونَ عَفْوِكَ سُلَمًا
يَغْفِوْكَ رَبِّيْ كَانَ عَفْوُكَ أَغْظَى
تَحْبُودُ وَتَغْفُوْ مِنْهُ وَتَكْرُمًا
فَكِيفُ وَقَدْ أَغْوَى صَفِيْكَ آذِمَا
وَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَعْفُوْ تَرْجِمَا^(۱)
اور جب میرا دل سخت ہو گیا اور کوششوں کے دروازے بند
ہو گئے تو میں نے اپنی ساری امیدوں کو تیرے عفو و درگذر سے
وابستہ کر دیا ۔

مجھے اپنے گناہ بہت زیادہ لگے مگر جب میں نے اس کا تیرے عفو
و درگذر سے مقارنہ کیا تو تیرا عفو و درگذر کہیں زیادہ لگا ۔
تو ہمیشہ گناہوں کو بخشتا رہا ہے اور تو اسی طرح احسان و کرم
کے ساتھ اپنے عفو و درگذر کو جاری رکھ ۔
اگر تو نہ ہوتا تو ابلیس کے ذریعہ کوئی عبادت گزار گمراہ نہ ہوا

(۱) نزحة الفضلاء ، ص ۴۳۰ ۔

ہوتا حالانکہ ابلیس نے تیرے برگزیدہ بندہ آدم علیہ السلام کو گمراہ کیا۔ بلاشبہ میں گناہوں کا پتلا ہوں اور مجھے اس کی مقدار معلوم ہے نیز یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرتے ہوئے معاف فرما دے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی جاں کنی

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت کہا کہ اے رحم فرمانے والے مجھ پر رحم فرماء، میں دنیا والوں کے درمیان مغلوب ہوں اور اپنے نفس کا معالجہ کر رہا ہوں^(۱)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی جاں کنی

اساعیل بن ابی اویس نے فرمایا: امام مالک رحمہ اللہ یمار پڑے تو میں نے اپنے گھر کے بعض افراد سے پوچھا کہ موت کے وقت انہوں نے کیا کہا؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ کلمہ شہادت پڑھا، پھر کہا: ﴿لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلٍ وَمِنْ بَعْدٍ﴾ (الروم : ۲)

(۱) وصایا العلماء، ص ۹۹۔

اس سے پلے اور اس کے بعد بھی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے ۔
پھر اللہ تعالیٰ سے جا ملے ۔^(۱)

حضرت امام احمد رحمہ اللہ کی جال کنی

عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ
میرے والد کی موت قریب ہوئی تو میں ان کے پاس بیٹھا تھا اور
میرے ہاتھ میں ایک کپڑا تھا جس سے میں ان کی داڑھی باندھنے کا
ارادہ رکھتا تھا ، وہ پسینہ سے شرابور ہوتے پھر افاقہ ہوتا ، آنکھیں
کھولتے اور پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتے ابھی نہیں ، ایک
اور مرتبہ اسی طرح کہا جب تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں
نے پوچھا ، اے الو جان ! اس وقت آپ کس سے مخاطب تھے ؟
کہ آپ کو پسینہ آگیا تھا یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ آپ کی
روح نفس عنصری سے پرواز کر گئی ہے پھر آپ اسی طرح سے
دوبارہ کہتے ابھی نہیں ، تو انہوں نے جواب دیا :
اے لخت جگر ! کیا تم جانتے ہو ؟ میں نے جواب دیا نہیں ،

(۱) سیر اعلام النبلاء ، ۲۸/۸ ، ۱۳۵-۲۸ -

تب انہوں نے کہا کہ ابلیس (اس پر اللہ کی لعنت ہو) میرے پاس کھلا تھا اور مجھ پر غصہ سے الگلیاں چبا رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے احمد! تم مجھ سے بچ لکلے، میں نے اس سے کما، ابھی نہیں، یہاں تک کہ میری موت آجائے^(۱)۔

یہ امام اہل سنت کا حال تھا کہ شیطان ایسے نازک وقت میں انہیں فتنہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو خیر و شر میں امتیاز نہیں کرتے اور ظلم و زیادتی سے باز نہیں آتے۔

حضرت محمد بن واسع کی جان کنی

حرزم قطعی کا بیان ہے کہ جان کنی کے وقت ابن واسع نے کہا: اے بھائیو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کہاں لے جایا جا رہا ہوں؟ اللہ کی قسم جہنم کی طرف، یا پھر اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے^(۲)۔

(۱) الغبات عند المات ص ۱۶۰۔

(۲) نزہۃ الفضلاء، ص ۵۳۶۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود کی جان کنی

حکم سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمن بن اسود پر جان کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو رونے لگے ، ان سے پوچھا گیا تو فرمایا : آہ ! کماں گئی میری نماز اور کماں گئے میرے روزے ، اور تلاوت کرتے ہوئے اللہ سے جا ملے ^(۱) ۔

حضرت ابو حازم اعرج کی جان کنی

محمد بن مطرف سے روایت ہے کہ ابو حازم کی جان کنی کے وقت ہم ان کے پاس گئے اور ان کی خیر و عافیت دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا : میں بخیر و عافیت ہوں اور اللہ تعالیٰ سے پُر امید ہوں اور اس سے حسن ظن رکھتا ہوں ، اللہ تعالیٰ کی قسم وہ دونوں شخص برابر نہیں ہو سکتے ایک وہ جو اپنی آخرت بنانے کے لئے صح و شام دوڑ دھوپ کرتا ہے اور موت آنے سے پہلے اپنے نیک اعمال آگے بھیجا رہتا ہے یہاں تک کہ آخرت قائم ہو جائے تو یہ

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۳۴۳ ۔

آخرت کا استقبال کرے گا اور آخرت اس کا استقبال کرے گی ، اور دوسرا وہ شخص جو دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے صبح و شام دوڑ دھوپ کرتا ہے اور آخرت کی طرف اس حال میں لوٹتا ہے کہ آخرت میں اس کا کوئی حصہ بخرا نہ ہوگا^(۱)

حضرت احمد بن خضرویہ کی جان کنی

محمد بن حامد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن خضرویہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ حالتِ نزع میں تھے ، کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہا : اے میرے بیٹے ! وہ دروازہ جسے میں ۹۵ سال سے کھلکھلا رہا تھا وہ میرے لئے اب کھلنا چاہتا ہے اور میں نہیں جاتا کہ وہ میری نیک بختی کی علامت ہوگی یا بد بختی کی ، اور اس کا جواب میں کہاں سے دوں^(۲)

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۵۸۵ -

(۲) الثبات عذر المات ، ص ۱۴۰ -

حضرت ابو جعفر قرطبی کی جاں کنی

قرطبی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے شیخ امام ابو العباس احمد بن عمر قرطبی سے اسکندریہ میں سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں اپنے شیخ کے بھائی ابو جعفر بن محمد بن محمد قرطبی کے پاس قرطبہ میں حاضر ہوا اور وہ حالت نزع میں تھے ، ان سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کو تو وہ کہتے تھے ، نہیں ، پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو ہم نے انہیں یہ بات یاد دلائل تو فرمایا کہ میرے پاس دو شیطان آئے ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے ، ان میں سے ایک کہہ رہا تھا کہ یہودی ہو کر مرو کیونکہ یہی سب سے بہتر دین ہے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ نصرانی ہو کر مرو کیونکہ یہی سب سے بہتر دین ہے ، تو میں ان دونوں کو جواب دے رہا تھا ، نہیں ، نہیں .. مجھ سے تم دونوں یہ بات کہہ رہے ہو^(۱) ۔

(۱) التذکرة في احوال المؤمن والآخرة ، ص ۵۲ -

علاء بن زیاد کی جاں کنی

جب علاء بن زیاد پر جاں کنی طاری ہوئی تو رونے لگے ان سے پوچھا گیا کس چیز نے آپ کو رلایا؟ جواب دیا : اللہ کی قسم ، میں پسند کرتا تھا کہ موت کا استقبال توبہ سے کروں ، لوگوں نے عرض کی : تو تم کرو (اللہ تم پر رحم فرمائے) چنانچہ پانی مالگا اور وضو کیا ، پھر اپنے لئے نیا کپڑا طلب کیا اور اسے پہنا پھر قبلہ رو ہوئے اور اپنے سر سے دو بار یا اسی کے لگ بھگ اشارہ کیا پھر لیٹ گئے اور وفات پا گئے^(۱)۔

عامر بن عبد اللہ کی جاں کنی

جب عامر بن عبد اللہ پر موت کی کیفیت طاری ہوئی تو رونے لگے اور فرمایا : ایسی پچھاڑنے کی جگہ کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے ، اے اللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں کمی اور

(۱) لطائف المعارف ، ص ۵۵۵۔

زیادتی میں ، اور تمام گناہوں سے تیری طرف رجوع کرتا ہوں ، اللہ کے علاوہ کوئی معبد (حقیقی) نہیں ، پھر اس کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ وفات پا گئے ، اللہ ان پر رحم فرمائے ۱)

ابو عبد الرحمن السلمی کی جان کنی

ابو عبد الرحمن السلمی نے اپنی موت سے پہلے کہا : کیسے میں اپنے رب سے امید نہ رکھوں جب کہ میں نے اس کے لئے اسی سال تک رمضان کے روزے رکھے ۲) ۔

ابو بکر بن عیاش کی جان کنی

ابو بکر بن عیاش نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹے سے کہا : کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کو ضائع کر دے گا جو چالیس سال تک قرآن کریم کو ہر رات ختم کرتا رہا ۳) ۔

(۱) لطائف المعارف ، ص ۵۷-۵۸۔ (۲) جامع العلوم والحكم ، ص ۲۷۶۔

(۳) جامع العلوم والحكم ، ص ۲۷۶۔

حضرت ابراہیم نجحی رحمہ اللہ کی جال کنی

جب ابراہیم نجحی کی موت کا وقت آیا تو رونے لگے ، کہا گیا :
اے ابو عمران کس چیز نے آپ کو رلایا ؟ فرمایا : کیوں نہ روؤں اس
حال میں کہ میں اپنے رب کے پیغامبر کا منتظر ہوں ، میں نہیں جانتا
کہ وہ مجھے جنت کی بشارت دیں گے یا جہنم کی (۱) ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی جال کنی

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت کما
مجھے بٹھا دو ، تو لوگوں نے انہیں بٹھا دیا ، پس فرمایا کہ میں ہی ہوں
جس کو تونے حکم دیا تو کوتاہی کی اور منع کیا تو نافرمانی کی ، لیکن اللہ
تعالیٰ کے سوا کوئی معبوو (حقیقی) نہیں ، پھر اپنے سر کو اٹھایا اور
تیز نظر سے دیکھا ، لوگوں نے ان سے کہا : اے امیر المؤمنین !
آپ تیز لگاہوں سے دیکھ رہے ہیں ، امیر المؤمنین نے کہا : میں
اپنے سامنے ایک جماعت دیکھ رہا ہوں جو انسانوں میں سے ہے نہ

(۱) وصایا العلماء ، ص ۱۰۸ ۔

جنت میں سے، پھر ان کی روح قفص عصری سے پرواز کر گئی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اور لوگوں نے کسی کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سن۔

﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ بِنَعْمَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ
وَلَا فَسَادًا وَالْعِقَبَةُ لِلْمُنَقِّيْنَ ﴾ (القصص : ٨٣)

آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لئے مقرر کر دیں گے جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں، پر ہیزگاروں کے لئے نہایت ہی عمدہ انجام ہے ^(۱)۔

حضرت ابو زرعہ رحمہ اللہ کی جال کنی

ابو جعفر تسلیم نے کہا: ہم ابو زرعہ کے پاس اس حال میں آئے کہ وہ جال کنی کے عالم میں تھے اور ان کے پاس ابو حاتم، محمد بن مسلم، منذر شاذان اور علماء کی ایک جماعت موجود تھی تو لوگوں نے تلقین والی حدیث بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

(۱) لطائف المعارف، ص ۵۸۷۔

ارشاد ہے " اپنے مردے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو " (۱)۔
 پس لوگ ابو زرعہ سے شرم محسوس کرنے لگے اور ڈرے کہ
 انہیں تلقین کریں ، لوگوں نے کہا : لاؤ حدیث کو ذکر کرتے ہیں ،
 تو محمد بن مسلم نے کہا : ہم سے بیان کیا ضحاک بن مخدنے ،
 ضحاک بن مخدنے روایت کیا عبدالحمید بن جعفر سے عبدالحمید بن
 جعفر نے صالح سے اور اس کے آگے نہیں بیان کی لوگ خاموش
 تھے (مراد ان لوگوں کا یہ رہا کہ ان لوگوں نے غلطی کی یا باقی
 سندوں کو بھول گئے) تو ابو زرعہ نے کہا اس حال میں کہ وہ
 حالت نزع میں تھے ، ہم سے بندار نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابو
 عاصم نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے صالح کے
 واسطے سے ، انہوں نے ابو عرب سے انہوں نے کثیر بن مرہ حضری
 سے ، انہوں نے معاذ بن جبل سے ، انہوں نے کہا کہ اللہ کے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " من کان آخر کلامہ : لا الہ
 الا اللہ دخل الجنة " (۲)۔

(۱) صحیح مسلم (۲۱۹ / ۲) ابو داود (۳۱۱۷) ترمذی (۸۴۰) نسائی (۵ / ۲) ، ابن ماجہ (۱۲۲۵) -

(۲) یہ حدیث صحیح ہے ، ویکھئے سنن ابی داود (۳۱۱۶) مسند احمد (۲۲۷ / ۵) اور مستدرک حاکم (۱ / ۲۵۱) -

جس کا آخری لکھہ لا اللہ الا اللہ رہا جنت میں داخل ہوا ، اور
پھر وفات پائے ، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے ۔

حضرت ابو عطیہ مذبوح رحمہ اللہ کی جال کنی

جب ابو عطیہ کی موت آئی تو گھبرا گئے اور رونے لگے ،
لوگوں نے پوچھا : کیا تو گھبراتا ہے ؟ فرمایا : میں کیوں نہ گھبراؤں
بیشک یہ وہی گھٹری ہے جس کے بعد میں نہیں جاتا کہ وہ مجھے کہاں
لے جائے گی ۔^(۱)

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کی جال کنی

علقہمہ بن مرثد سے روایت ہے : فرمایا اسود عبادت میں بڑی
مشقت اٹھاتے اور روزہ رکھتے یہاں تک کہ وہ لاغر و نحیف ہو گئے
جب ان کی موت کا وقت آیا تو رونے لگے ، ان سے کہا گیا : یہ
کیسی گھبراءہٹ ہے ؟ فرمایا : کہ میں کیوں نہ گھبراؤں ؟ اللہ تعالیٰ کی
قسم اگر اللہ کی جانب سے مجھے مغفرت دے دی جاتی تو اپنے اعمال

(۱) الشبات عند الممات ، ص ۱۶۱ ۔

سے حیا دامن گیر ہو جاتی ، انسان اپنے اور اپنے معمولی گناہ کے درمیان ہوتا ہے پس اللہ اس کا گناہ معاف کر دیتا ہے تو وہ اس سے حیا محسوس کرتا رہتا ہے (۱)۔

حضرت عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی جاں کنی

قناہ نے کہا کہ جب عامر کی موت کا وقت آیا تو رونے لگے ، کہا گیا : کس چیز نے آپ کو رلایا ؟ جواب دیا : میں موت کی گھبراہٹ سے نہیں روتا ہوں اور نہ ہی دنیا کی حرص و طمع کی وجہ سے ، بلکہ میں تو روزے اور تہجد کے چھوٹے پر رو رہا ہوں (۲) ۔

ایک رافضی اپنی موت کے وقت عقیدہ اہل سنت کی

طرف لوٹتا ہے

سلطان ابو الحسین احمد بن بویہ الملقب معز الدولہ جس نے عراق پر بیس سال سے زائد بادشاہت کی اور اپنے آپ کو شیعہ ظاہر

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۳۲۹ ۔

(۲) نزہۃ الفضلاء ، ص ۳۲۲ ۔

کرتا رہا ، جب بیمار ہوا تو توبہ کی اور صحابہ کرام کے لئے اللہ سے رضا مندی کی دعا کی ، اور صدقہ و خیرات کیا ، غلاموں کو آزاد کیا ، شراب کو بھایا ، اپنے کے ہوئے ظلم و استبداد پر نادم ہوا اور میراثوں کو رشتہ داروں کی طرف لوٹا دیا ۔

جب ان کی موت کا وقت آیا تو بعض علماء کو جمع کیا اور اپنی توبہ کا اقرار کیا ، جب صحابہ کرام سے متعلق ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے صحابہ کرام کی فضیلت اور برتری کو بیان کیا ، اور یہ بھی ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی جو حضرت فاطمہ سے تھی ان کی شادی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کی ، اور رونے لگے یہاں تک کہ ان پر بیہوشی طاری ہو گئی ^(۱) ۔

حضرت ہارون بن رناب رحمہ اللہ کی جال کنی

جعفر بن سلیمان نے بیان کیا : میں ہارون بن رناب کی عیادت کے لئے گیا اور وہ حالت نزع میں مبتلا تھے ، میں نے ان کے پاس بہت سے معزز چھروں کو پایا جو وہاں موجود تھے ، محمد بن واسع نے

(۱) سیر اعلام النبلاء (۱۶/ ۱۸۹ - ۱۹۰) ، التذکرہ فی احوال الموت والآخرة ، صفحہ ۸۰ ۔

پوچھا آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا : یہ تمہارا بھائی جہنم کی طرف لیجایا جائے گا یا اللہ اسے بخش دے گا ، کما جاتا ہے کہ وہ تراسی (۸۳) سال کے تھے (۱) ۔

(۱) نزدۃ الفضلاء، ص ۲۸۸۔

بعض حکمرانوں، امراء اور سرداران قوم کی جاں کنی کے مناظر

مسلمانوں کے پسلے بادشاہ حضرت معاویہ بن
ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی جاں کنی

ابو عمرو بن العلاء نے کہا: جب معاویہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی کا
وقت آیا، ان سے کہا گیا کیا آپ وصیت نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے کہا:
اے اللہ تو لغزش کو معاف کر دے، خطا کو در گذر فرمادے اور اپنی
بردباری سے اس شخص کی نادانی کو نظر انداز کر دے جو تیرے سوا
کسی سے امید نہ رکھتا ہو کیونکہ تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں،

اور یہ شعر پڑھا :

هُوَ الْمَوْتُ لَا مُنْجِى مِنَ الْمَوْتِ وَالَّذِي نُحَاذِرُ بِنَفْدِ الْمَوْتِ أَذْهَى وَأَقْطَعَ
وَهُوَ الْمَوْتُ هُىٰ ہے جس سے کسی کو راہ فرار نہیں ، موت کے
بعد جس چیز سے ہم ڈر رہے ہیں وہ زیادہ سنگین اور ہولناک ہے ۔
معاویہ نے سنہ ۶۰ھ میں وفات پائی اور وہ ستمبر سال کے تھے ۔
ان کی فضیلت سب کو معلوم ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت کا انہیں شرف حاصل ہے ، رضی اللہ عنہ وارضاہ ۔^(۱)

منصور کی جان کنی

مدائی سے روایت ہے کہ جب منصور کی جان کنی کا وقت ہوا
تو فرمایا : اے اللہ میں نے تیری مرضی کے خلاف دیدہ دلیری کے
ساتھ بڑے بڑے گناہ کئے اور تیرے نزدیک محبوب ترین چیز کی
اطاعت کی ، اور وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے ، یہ تیرا احسان
ہے نہ کہ تیرے اوپر احسان ، پھر وفات پا گئے ۔^(۲)

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۲۲۵ ۔

(۲) نزہۃ الفضلاء ، ص ۵۴۶ ۔

عبدالعزیز بن مروان کی جاں کنی

امن الی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں عبد العزیز کی موت کے وقت ان کے پاس تھا وہ کہہ رہے تھے : کاش کہ میں کچھ نہ ہوتا ، اے کاش میں اس بہتے ہوئے پانی کے ماتحت ہوتا ۔

پھر فرمایا : میرا کفن لاو ، اے دنیا تجھ پر اف ہے کہ تو طویل ہونے کے باوجود بھی بہت چھوٹی ہے اور زیادہ ہونے کے باوجود بھی کتنی کم ہے ۔

حماد بن موسی سے روایت ہے کہ جب عبد العزیز کی جاں کنی کا وقت آیا تو ان کے پاس خوشخبری دینے والا آیا کہ کتنی دولت اس سال جمع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیا بات ہے ؟ خوشخبری دینے والے نے کہا کہ یہ تین سو مد سونے کے ہیں ، کہا : مجھے اس مال سے کیا سردار کاش کہ میں مقامِ بند میں پڑی ہوئی کوئی میٹنگی ہوتا^(۱) ۔

یہی بات ہر بادشاہ اور صاحب مال کہتا ہے تو پھر کیوں نہیں اس کے خرچ کرنے میں جلدی کرتا اور کیوں نہیں نیک کاموں میں

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۲۸۸ ۔

خروج کرنے میں سبقت کرتا قبل اس کے کہ موت اس کے اور اس کی دولت کے مابین حائل ہو جائے ۔

واشق کی جاں کنی

زرقان بن ابی داؤد نے کہا کہ جب واشق کی جاں کنی آپنی
تو یہ اشعار بار بار پڑھنے لگے ۔

الموت فیه جبُّ الخلقِ مشترکٌ لا سُوفَةٌ مِنْهُمْ يَئْفَى ولا مُلْكٌ
ما ضرَّ أهْلَ قَلْبٍ فِي ثَفَرُّهُمْ وَلِبِسٌ يُغْنِي عَنِ الْأَمْلاَكِ مَا مَلَكُوا
موت میں تمام لوگ برابر کے شامل ہیں کہ جس سے باادشاہ نجع
کے گا اور نہ کوئی فقیر ۔

فقیروں کی فقیری نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور نہ ہی
مالداروں کی دولت و ثروت نے انہیں بے نیاز کیا ۔

پھر اس نے حکم دیا اور اس کا بستر سمیت دیا گیا اور اپنا
رخسار زمین پر رکھ دیا اور کہنے لگا اے وہ ذات جس کی باادشاہت کبھی
ختم نہیں ہوگی تو رحم فرماء اس شخص پر جس کی باادشاہت ختم ہو گئی (۱) ۔

(۱) نزہۃ الفضلاء ، ص ۷۶۹ ۔

عبد الملک بن مروان کی جال کنی

بیان کیا جاتا ہے کہ جب عبد الملک بن مروان کو موت کا احساس ہوا تو کما کہ مجھے بلند وبالا جگہ پہ بٹھا دو ، تو ایسا ہی کیا گیا پھر خونگوار ہوا میں سانس لی اور کما : اے دنیا تو کتنی پیاری ہے ! اور اپنی طوالت کے باوجود کتنی چھوٹی ہے اور ہم تجھ سے دھوکے میں تھے اور یہ اشعار پڑھنے لگے :

إن تُناقش يَكْنُ نقاشَكَ يَاربِ
عذَابًا لَا طوقَ لِي بالعذابِ
أَوْ تَجاوزَ فَأَنْتَ رَبُّ صَفْوَخٍ
عَنْ مَسِيِّهِ ذُئْوَهُ كَالثُّرَابِ^(۱)

اے رب اگر تو سخت حساب لے تو تیرا حساب ایسا عذاب
بن جائے گا جس کی مجھے طاقت نہیں ہے ۔
یا تو ایسے گنگار کو معاف کر دے جس کا گناہ مٹی کے دھیر کی
طرح ہے تو تو بختنے والا پروردگار ہے ۔

(۱) وصایا العلماء ، ص ۸۳ ۔

ہشام بن عبد الملک کی جاں کنی

جب امیر المؤمنین ہشام بن عبد الملک کی موت کا وقت آیا تو اپنے ارد گرد اہل و عیال کو روتے ہوئے دیکھا ، تو ان سے کہا : ہشام نے تمہیں دنیا دی اور تم نے اس کے بدلتے اسے آہ و بکا دی ، ہشام نے اپنی جمع کی ہونی چیزیں تمہارے لئے چھوڑ دیں اور تم لوگوں نے اسے اس کے عمل پر چھوڑ دیا ، ہشام کا انجام کتنا اچھا ہے اور نہایت برا ہے اگر اللہ اسے نہ بخشنے ।^(۱)

(۱) العاقبتة في ذكره الموت والآخرة ، ص ۱۲۸ -

بعض نافرمانوں اور گنہگاروں کی جاں کنی کے مناظر

زمین و جاسیداد کے ایک تاجر کی جاں کنی

ایک قریب مرگ شخص سے کہا گیا کہ " لا الہ الا اللہ " کہو تو کہنے لگا کہ فلاں گھر میں یہ یہ چیز درست کر دو اور فلاں باغ میں یہ یہ کام کر دو (۱) !!

ابن قیم نے ایک تاجر کا قصہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے ایک قریب مرگ رشتہ دار کے پاس تھا، لوگوں نے اسے " لا الہ الا اللہ " کی تلقین کی، تو وہ کہنے لگا کہ یہ پلاٹ ستا ہے، یہ عمدہ خریداری ہے، یہ ایسا ہے وہ ویسا ہے، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

(۱) التذکرۃ، ص ۵۶۔

ایک شرابی کی جاں کنی

عبدالعزیز بن ابی رواو نے کہا کہ میں ایک آدمی کے پاس موت کے وقت حاضر ہوا اسے " لا الہ الا اللہ " کی تلقین کی جا رہی تھی اس کا آخری کلمہ یہ تھا کہ جو تم کہہ رہے ہو اس کا انکار کرنے والا ہے اور اسی پر وفات پایا ، عبد العزیز نے کہا کہ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ شراب کا عادی تھا اس کے بعد عبد العزیز کہا کرتے تھے کہ گناہوں سے بچوں کیونکہ اسی گناہ کی وجہ سے وہ اس کا شکار ہوا ^(۱) ۔

ایک خالم و جابر کی جاں کنی

حکیم عنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے کہا کہ میں حجاج بن یوسف کی جاں کنی کے وقت حاضر ہوا جب نزع کی کیفیت ان پر طاری ہوئی تو کہنے لگے کہ اے سعید! ہم دونوں کا کیا حال ہوگا ^(۲) ؟ !

(۱) جامع العلوم و الحکم ، ص ۱۱۳ / ۱ - (۲) وصایا العلماء ، ص ۹۶ -

حجاج بن یوسف قتل و خوزیری اور ظلم و زیادتی بہت کرتا تھا ،
شریفوں اور نیکوں کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں لوگوں کو قتل کیا اور
جن لوگوں کو حجاج نے قتل کیا تھا ان میں جلیل القدر تابعی سعید
بن جبیر رحمہ اللہ بھی ہیں ۔

جال کنی میں مبتلا ہوا تو چھرے پر تھپٹر رسید کیا

ایک شخص کے بارے میں یہ سنا گیا ہے کہ اپنی جال کنی کے
وقت اپنے چھرے پر تھپٹر مارنے لگا اور کہنے لگا : (یا حسرتا علی
ما فرطت فی جنب اللہ) ہائے افسوس ! اس بات پر کہ میں نے اللہ
تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی ^(۱) ۔

ایک دنیا دار کی جال کنی

ایک شخص سے کہا گیا کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ " کہو ، تو کہنے لگا
پہلی گئے ، کیونکہ اس کی محبت اس پر غالب تھی ، اللہ تعالیٰ سے
ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں عافیت میں رکھے

(۱) طائف المعرف ، ص ۵۵۵ ۔

اور کلمہ توحید پر خاتمه فرمائے ۔^(۱)

جالِ کنی کے وقت قصور وار لوگوں کی وصیتیں

ایک شخص نے اپنی جالِ کنی کے وقت کہا : " دنیا نے میرا مذاق اڑایا یہاں تک کہ میرا وقت پورا ہو گیا " ۔

ایک اور شخص نے اپنی موت کے وقت کہا : " دیکھنا دنیوی زندگی سے فریب نہ کھانا جس طرح سے میں نے فریب کھایا " ۔^(۲)

ایک اور شخص سے اس کی موت کے وقت کہا گیا " لا الہ الا اللہ " پڑھو ، اس نے کہا ، ہائے ، نہیں پڑھ سکتا ۔

ایک شرابی کے ہم نشیں کی جالِ کنی

ایک شخص شرابیوں کے ساتھ بیٹھتا تھا ، جب اس کی جالِ کنی کا وقت آپنے تو ایک شخص کلمہ شادت کی یاد ہمالی کے لئے اس کے پاس آیا تو اس نے جواب دیا : شراب پیو اور مجھے بھی پلاو ! پھر وہ مر گیا ۔

(۲) لطائف المعارف ، ص ۵۵ -

(۱) التذکرة ، ص ۵۶ -

ایک شترنج کھیلنے والے کی جان کنی

ایک ایسے شخص کی جان کنی کا وقت آیا جو شترنج کھیلتا تھا ، اس سے کہا گیا : کہو " لا الہ الا اللہ " تو اس نے کہا : شاہک ، پھر مر گیا ، اس کی زبان پر وہی چیز غالب رہی جس کا کھیل کو کی زندگی میں عادی تھا ، چنانچہ اس نے کلمہ توحید کے بد لے میں شاہک کہا (۱)۔

ایک گانا سننے والے کی جان کنی

امام ابن قیم نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص کی جان کنی کا وقت آیا ، اس سے کہا گیا کہ " لا الہ الا اللہ " پڑھو تو گناہ نہ لگا ، اور کہنے لگا تین تنا تنا ... یہاں تک کہ مر گیا (۲)۔

(۱) الکبائر ، ص ۵۱ -

(۲) الجواب الکافی ، ص ۹۷ -

ایک بے نمازی کی جائ کنی

امام ابن قیم نے ذکر کیا ہے کہ جائ کنی میں بتلا ایک شخص سے کہا گیا کہ " لا الہ الا اللہ " پڑھو تو اس نے کہا : میرا اس سے کیا ہوگا اور مجھے معلوم ہے کہ میں نے اللہ کے لئے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی ہے ، اور اس نے کلمہ نہیں پڑھا (۱)۔

(۱) الجواب الکلی ، ص ۹۷ ۔

خاتمه

- ۱ - خاتمه بالشر کی علامتیں اور اس کے اسباب
 - ۲ - خاتمه بالخیر کی علامتیں اور اس کے اسباب
- بہتر ہے کہ ہم اس بحث کو ایسے دو مسئللوں پر ختم کریں جن پر پوری کتاب کا انحصار ہے ۔
- پہلا مسئلہ : سوء خاتمه کے اسباب اور اس کی علامتیں

سوء خاتمه کے چند اسباب ہیں جن سے مسلمانوں کو باز رہنا اور بچنا ضروری ہے سب سے بڑی وجہ اور علامت باطل اعتقاد ہے ، پس جس شخص کا عقیدہ خراب ہوگا اس پر اس کا اثر ظاہر ہوگا ، اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی طرف سے ثبات قدمی کا سب سے زیادہ ضرورت مند ہوگا ۔

اسی طرح دنیا میں دلچسپی لینا اور اس سے محبت کرنا ، استقامت سے بیزاری اور بھلائی اور ہدایت سے اعراض کرنا ، گناہوں پر اصرار اور اس میں دلچسپی لینا یہ سب سوء خاتمه کے اسباب میں سے ہیں ،

کیونکہ جب انسان اپنی پوری زندگی کسی چیز سے الفت ، لگاؤ اور تعلق جوڑے رکھتا ہے تو اس کی یاد اسے موت کے وقت بھی آتی ہے اور زیادہ تر جاں کنی کے وقت اس کا ذکر بار بار کرتا رہتا ہے ۔

ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ نے کہا :

مراد یہ ہے کہ خطایں ، نافرمانیاں اور خواہشاتِ نفس اپنے مرتكبین کو موت کے وقت دھوکہ دے دیں گی اور شیطان بھی دھوکا دے دیگا پس ایمان کی کمزوری کے ساتھ ساتھ دوہرے دھوکے کا شکار ہوگا ، پھر اس کا خاتمہ بالشر ہو جائے گا ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَكَارَ الشَّيْطَانُ لِلإِنْسَنِ خَذُولًا﴾ (الفرقان : ۲۹)

اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے ۔

جس شخص کا ظاہر درست ہو باطن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو اور اپنی گفتار و کردار میں سچا ہو تو اس کا خاتمہ بالشر نہیں ہوگا کیونکہ ایسا کوئی واقعہ نہیں سنایا (اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے) ۔

جس شخص کا باطن عقیدہ کے اعتبار سے اور اس کا ظاہر عمل کے اعتبار سے فاسد ہو تو اس کا خاتمہ بالشر ہوگا اور جو شخص گناہ کبیرہ اور جرائم کا ارتکاب دیدہ دلیری سے کرتا ہو تو اس کا بھی خاتمہ

باشر ہوگا، ان گناہوں کا اس پر بسا اوقات اتنا غلبہ رہتا ہے کہ توبہ سے پہلے اس کی موت آجائی ہے^(۱)

قریب مرگ شخص سے کبھی ایسی کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو اس کے خاتمہ باشر پر دلالت کرتی ہے، جیسے شادتین پڑھنے سے اکار اور اس سے اعراض کرنا اور سینمات و محربات کا بیان کرنا اور اس سے تعلق کا اطمینان کرنا نیز ایسے ہی بہت سے اقوال و افعال جو اللہ کے دین سے اعراض کرنے اور موت کی ناپسندیدگی پر دلالت کرتے ہیں۔

دوسرा مسئلہ: خاتمہ بالغیر کے اسباب اور اس کی علامتیں

حسن خاتمہ کے اسباب میں سے ایک اہم ترین سبب یہ ہے کہ انسان اطاعت پر ہیزگاری کو لازم پکڑے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے دور رکھے، جو گناہ اور معاصی اس سے سرزد ہوئے ہیں ان سے توبہ کرنے میں جلدی کرے۔

حسن خاتمہ کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے بار بار گریہ وزاری کرے کہ اس کی وفات ایمان و تقویٰ پر ہو۔

حسن خاتمہ کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان

(۱) البدایہ والنھایۃ، (۹/۱۶۳)، العاقبت، ص ۱۸، التذکرۃ، ص ۲۲۔

اپنی جدوجہد اور اپنی طاقت کو ظاہری اور باطنی اصلاح کے لئے صرف کرے، اور اس کی نیت اور اس کا ہدف اس کو پانے کے لئے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ اور اصول ہے کہ وہ حق کے طلبگار اور بھلائی کے چاہنے والے کو توفیق دیتا ہے اور اس کو اس پر ثبات قدیم عطا فرماتا ہے، اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

- حسن خاتمہ کی بہت سی علامتیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں^(۱)۔
- ۱ - موت کے وقت کلمہ شادوت کی ادائیگی ۔
 - ۲ - موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آنا ۔
 - ۳ - جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن موت آنا ۔
 - ۴ - میدانِ جنگ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شادوت پانا ۔
 - ۵ - اللہ تعالیٰ کے راستے میں غزوہ کے اندر موت آنا ۔
 - ۶ - طاعون کی بیماری میں موت آنا ۔
 - ۷ - پیٹ کی بیماری میں موت کا آنا ۔
 - ۸ - ڈوب کر مرنا ۔

(۱) ملاحظہ فرمائیں "الحکام الجائز" (ص ۳۸، ۳۹) نیز دیکھئے: "الذکرة في الاستعداد ل يوم الآخرة" (ص ۲۲-۲۳)۔

- ۹ - کسی چیز سے دب کر مرنا -
- ۱۰ - عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا -
- ۱۱ - عورت کا حمل کی حالت میں مرنا -
- ۱۲ - ذات الجنب میں مرنا -
- ۱۳ - چھپڑے کی بیماری میں مرنا -
- ۱۴ - مال کی حفاظت میں موت کا آنا -
- ۱۵ - دین کی حفاظت میں موت کا آنا -
- ۱۶ - نفس کے دفاع میں موت کا آنا -
- ۱۷ - اہل و عیال کو بچانے میں موت کا آنا -
- ۱۸ - اللہ تعالیٰ کے راستے میں پھر ادینے کی حالت میں موت کا آنا -
- ۱۹ - نیک عمل کی حالت میں موت کا آنا -
- ۲۰ - پچ مسلمانوں کی جماعت میں سے کم سے کم دو شخص کا میت کو خیر کے ساتھ یاد کرنا -
- خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص اپنی زندگی میں اللہ کے ذکر اور اس کی محبت میں منہک رہتا ہے تو روح کے لکنے کے وقت بھی

وہ اس حالت کو پالیتا ہے اور جس کی پوری زندگی اور توانائی اس کے بر عکس گزی ہے تو موت کے وقت اللہ سے اس کا انہاک اور اس کے دل کا اللہ سے لگاؤ بڑا مشکل ہوتا ہے الا یہ کہ اللہ کی خاص مریانی اسے حاصل ہو جائے ۔

لہذا عقائد کو چاہئے کہ وہ جہاں بھی رہے حسن خاتمہ کے لئے اپنے دل و زبان کو اللہ کی یاد سے والبستہ رکھے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری پر گامزن رہے کیونکہ خاتمہ بالشر ہمیشہ کی بد بختی ہو گی ۔
جہاں کئی کے مناظر اور اس سے والبستہ جن اہم امور کی طرف توجہ مبذول کرانی تھی یہ ان کا اختمام ہے ہمیں امید ہے کہ اس میں یاد دہانی اور نصیحت ہو گی ، جو بھی اس کام میں بہتری ہے وہ اللہ وحده لا شریک کا فضل ہے اور اگر کوئی کمی اور لقص ہے تو وہ ہماری کوتاہی اور شیطان کی دین ہے ، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی خطا اور لغزشوں کی مغفرت چاہتے ہیں ۔

سبحانک اللہم وبحمدک ونشد ان لا اله الا انت
نستغفرک وننوب اليک ۔

فہرست

صفحہ	عنوان
۳	۱ - عرض مترجم
۷	۲ - مقدمہ
	قرآن کریم میں جان کنی
۱۴	۳ - حضرت یعقوب بن اسحاق کی جان کنی
۱۸	۴ - حالتِ نزع میں انسان پر پیش آنے والی بعض کیفیتیں
۲۱	۵ - جان کنی کے وقت کافروں کو تکفیف
	۶ - نزع کے وقت مومن کو جنت کی بشارت اور اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خوشی
۲۳	۷ - اللہ کے دشمن فرعون کی جان کنی
	سیرتِ نبوی اور حدیث میں جان کنی کے مناظر
	۸ - رسول اللہ نے لوگوں کی جان کنی اور قبروں میں ان کی حالتوں کو بیان فرمایا ہے
۳۳	۹ - اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات

عنوان

صفحہ

- | | |
|----|---|
| ۳۸ | ۱۰ - رسول اللہ کی وفات میں عبرت و نصیحت |
| ۵۱ | ۱۱ - جاں کنی کے بعض مناظر |
| ۵۵ | ۱۲ - حالت نزع میں انسان کی کیفیت |

گذشتہ لوگوں میں جاں کنی کے مناظر

بعض صحابہ کی جاں کنی

- | | |
|----|--|
| ۵۸ | ۱۳ - حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جاں کنی |
| ۵۹ | ۱۴ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاں کنی |
| ۶۰ | ۱۵ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی |
| ۶۱ | ۱۶ - حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی جاں کنی |
| ۶۲ | ۱۷ - ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی جاں کنی |
| ۶۳ | ۱۸ - حضرت عبد اللہ بن ابی سرح کی جاں کنی |
| ۶۴ | ۱۹ - ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی جاں کنی |
| ۶۵ | ۲۰ - حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی جاں کنی |
| ۶۶ | ۲۱ - حذیثہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی جاں کنی |
| ۶۷ | ۲۲ - عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی جاں کنی |
| ۶۸ | ۲۳ - حکیم بن حرام کی جاں کنی |

عنوان

صفحہ

- | | | |
|----|------------------------------------|----|
| ۶۸ | - ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی جاں کنی | ۲۳ |
| ۶۹ | - ایک نوجوان صحابی کی جاں کنی | ۲۵ |
| ۷۰ | - ایک صحابی کی جاں کنی | ۲۹ |
| ۷۰ | عبرت و نصیحت | ۲۷ |

بعض اسلاف کی جاں کنی کے مناظر

- | | | |
|----|--|----|
| ۷۱ | - عامر بن عبد اللہ بن زیر کی جاں کنی | ۲۸ |
| ۷۲ | - مالک بن دیغار کی جاں کنی | ۲۹ |
| ۷۳ | - امام شافعی رحمہ اللہ کی جاں کنی | ۳۰ |
| ۷۴ | - امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی جاں کنی | ۳۱ |
| ۷۵ | - امام مالک رحمہ اللہ کی جاں کنی | ۳۲ |
| ۷۶ | - امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جاں کنی | ۳۳ |
| ۷۷ | - محمد بن واسع کی جاں کنی | ۳۴ |
| ۷۸ | - عبد الرحمن بن اسود کی جاں کنی | ۳۵ |
| ۷۹ | - ابو حازم اعرج کی جاں کنی | ۳۶ |
| ۸۰ | - احمد بن خضرویہ کی جاں کنی | ۳۷ |
| | - ابو جعفر قرطبی کی جاں کنی | ۳۸ |

صفحہ

عنوان

۸۱	- علاء بن زیاد کی جاں کنی
۸۲	- عامر بن عبد اللہ کی جاں کنی
۸۳	- ابو عبدالرحمن سلمی کی جاں کنی
۸۴	- ابو بکر بن عیاش کی جاں کنی
۸۵	- ابراہیم نخنی کی جاں کنی
۸۶	- عمر بن عبد العزیز کی جاں کنی
۸۷	- ابو زرعہ کی جاں کنی
۸۸	- ابو عطیہ منور کی جاں کنی
۸۹	- اسود بن یزید کی جاں کنی
۹۰	- عامر بن عبد قیس کی جاں کنی
۹۱	- احمد بن یونیہ کی جاں کنی
۹۲	- ہارون بن رئاب کی جاں کنی

بعض حکمرانوں، امراء اور سردارانِ قوم کی جاں کنی کے مناظر	
۹۳ - مسلمانوں کے پلے بادشاہ معاویہ بن ابی سفیان کی جاں کنی	۵۱
۹۴ - منصور کی جاں کنی	۵۲
۹۵ - عبد العزیز بن مروان کی جاں کنی	۵۳

عنوان	صفحہ
۵۷ - واثق کی جاں کنی	۹۳
۵۸ - عبد الملک بن مروان کی جاں کنی	۹۲
۵۹ - حشام بن عبد الملک کی جاں کنی	۹۵
بعض نافرمانوں اور گنہگاروں کی جاں کنی کے مناظر	
۶۰ - زمین و جایداد کے ایک تاجر کی جاں کنی	۹۶
۶۱ - ایک شرابی کی جاں کنی	۹۷
۶۲ - ایک ظالم وجابر کی جاں کنی	۹۷
۶۳ - جاں کنی میں مبتلا ہوا تو چھرے پر تھپٹ رسید کیا	۹۸
۶۴ - ایک دنیا دار کی جاں کنی	۹۸
۶۵ - جاں کنی کے وقت قصوروار لوگوں کی وصیتیں	۹۹
۶۶ - ایک شرابی کے ہمنشین کی جاں کنی	۹۹
۶۷ - ایک شترنج کھیلنے والے کی جاں کنی	۱۰۰
۶۸ - ایک گانا سننے والے کی جاں کنی	۱۰۰
۶۹ - ایک بے نمازی کی جاں کنی	۱۰۱

خاتمه

۷۰ - سوء خاتمه کے اسباب اور اس کی علامتیں

صفحہ

۱۰۳

۱۰۹

۱۱۵

عنوان

۶۸ - حسن خاتمه کے اسباب اور اس کی علامتیں

۶۹ - فرست

۷۰ - مصادر اور مراجع

اہم مصادر اور مراجع

- ١ - احکام الجنائز ، تالیف محمد ناصر الدین البانی ، طبع اول مکتبہ المعارف ریاض ۱۴۲۲ھ -
- ٢ - احوال الناس بعد الموت ، تالیف خالد عبد الرحمن الشابع ، طبع اول دار الوطن ، ریاض ۱۴۲۳ھ -
- ٣ - احیاء علوم الدین ، تالیف ابو حامد الغزالی -
- ٤ - تاریخ دمشق (تراجم النساء) تالیف ابو القاسم علی بن حسن المعروف ابن عساکر ، تحقیق : سکینہ شمانی -
- ٥ - التذكرة فی احوال الموتی والآخرة ، تالیف قرطبی ، طبع دار الکتاب العربي -
- ٦ - التذكرة فی الاستعداد لیوم الآخرة ، تالیف علی صالح ہزارع ، طبع ثالث ، مکتبہ المنار کویت ۱۴۱۰ھ -
- ٧ - تفسیر القرآن العظیم ، تالیف ابو الفداء اسماعیل بن کثیر دمشقی ، طبع دار الدعوه ، ترکیا ۱۴۰۶ھ -
- ٨ - تہذیب احیاء علوم الدین للغزالی ، تالیف عبد السلام ہارون ، طبع اول ، موسسه الکتب الثقافية ، بیروت ۱۴۰۹ھ -

- ٩ - الثبات عند المات ، تاليف ابو الفرج جمال الدين عبد الرحمن بن علي بن الجوزي ، طبع اول ، مؤسسة الكتب الثقافية ، بيروت ١٣٠٦هـ ، تحقيق عبد الله الليثي -
- ١٠ - جامع العلوم والحكم ، تاليف ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد الحنبلي ، المعروف ابن رجب ، طبع اول ، مؤسسة الرسالة ، بيروت ١٣١١هـ ، تحقيق : شعيب ارنووط وابراهيم باجس -
- ١١ - الجواب الکافی لمن سال عن الدواء الشافی ، تاليف : ابو عبد الله محمد بن ابی بکر الزعی المعروف بابن القیم ، طبع اول ، دار الندوة بيروت -
- ١٢ - سیر اعلام النبلاء ، تالیف : ابو عبد الله محمد بن احمد بن قایماز الدھبی ، طبع مؤسسة الرسالة ، بيروت ، تحقيق : شعيب ارنووط وغيره -
- ١٣ - صحيح البخاری ، تالیف : محمد بن اسماعیل البخاری ، متن فتح الباری -
- ١٤ - صحيح مسلم ، تالیف : مسلم بن الحجاج القشیری ، طبع المکتبة الاسلامية تركیا ، تحقيق : محمد فؤاد عبد الباقي -
- ١٥ - العاقبة في ذكر الموت والآخرة ، تالیف : ابو محمد عبد الحق اشبيلی ، طبع ثالث ، مكتبة العجیری کویت ، ١٣١٠هـ ، تحقيق : خضر محمد خضر -

- ١٦ - فتح الباري شرح صحيح البخاري ، تاليف : ابن حجر العسقلاني ، طبع اول ،
مكتبة سلفية مصر -
- ١٧ - لطائف العارف ، تاليف : ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد الحنفي
المعروف ابن رجب طبع اول ، دار ابن كثير ، دمشق ، بيروت ١٣١٣هـ ،
تحقيق : ياسين محمد السواس -
- ١٨ - مشاهد الموت واهوال البرزخ والقبور ، تاليف : عبد الله التميمي ،
طبع دار ابن حزم ، بيروت -
- ١٩ - نزحة الفضلاء تهذيب سير اعلام النبلاء ، تاليف : محمد حسن عقيل
موسى ، طبع دار اندلس ، جدة ١٣١١هـ -
- ٢٠ - وصايا العلماء عند الموت ، تاليف : ابو سليمان محمد بن عبد الله بن
نميري ، طبع ثالث ، دار ابن كثير ، دمشق ، بيروت ١٣٠٩هـ ،
تحقيق : صلاح الحسيني ، مراجعة : عبد القادر ارنوطة -



طبعت بمطبانع دار طيبة . الرياضي السوبيدي
شارع عبداللطيف بن هنام . ت: ٤٢٦٣٨١٤١

**Department of Endowments, Mosques, Da'wah and
Guidance in Al-Dreyyah Province**
Division of Da'wah and Communities Enlightenment

DIVISION SERVICES

- Introducing various Programmes for Call for Arabs.
- Calling non Muslims to embrace Islam.
- Giving Islamic Lessons, Speeches In local mosques.
- Distributing Islamic books and pamphlets.
- Going about or around/visiting places for Call.
- Giving Lessons in different languages.
- Distributing Arabic Version and the Interpretation of the Noble Qura'n in different languages.
- Preparing for Umra and Hajj rites.
- Teaching Arabic for non-Arabic Speakers.
- Helping new muslims to solve their problems.
- Teaching, instructing, exhorting, calling and guiding Muslims/non-Muslims at the city.

خدمات الشعية

- * إقامة البرامج الدعوية المتعددة للعرب.
- * دعوة غير المسلمين للإسلام.
- * إقامة المحاضرات والمواعظ والدروس في المساجد.
- * توزيع الكتب والرسائل الإسلامية النافعة.
- * القيام بحملات دعوية.
- * إقامة دروس بعض اللغات.
- * توزيع المصايف باللغة العربية وترجمة معاني القرآن الكريم ببعض اللغات المختلفة.
- * إقامة رحلات الحج والعمرة.
- * تعليم اللغة العربية لغير الناطقين بها.
- * مساعدة المسلمين الجدد في حل مشاكلهم.
- * التعليم والتوجيه والتوعية والوعظ والإرشاد في البلدة.